IRFAN SARHADI

میرا خواب

ناولٹ

Ketabton.com

مصنف:
عرفان سرحدی

(c) ketabton.com: The Digital Library

عرفان سرحدی

ناشر

شعور ادبی جرگه ټانک

(c) ketabton.com: The Digital Library

❁کتاب نام:-----------❁-----------.. میرا خواب

❁مصنف: ----------❁----------- عرفان سرحدی

❁کمپوزنگ: --------❁----------عرفان سرحدی

❁پروف ریڈنگ: ..❁-- احمد سعید. خان بادشاہ طاہر سربازآرین

❁سیٹ ڈیزائنگ: ------❁------.. جنیداحمد کنڈی

❁چھاپ: ----------❁---------------2017

❁موبائل نمبر: --------❁--------03448054462

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

سرباز ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں ناشتے کی میز پر بیٹھا اپنے کسی شاعر دوست کے ساتھ موبائل فون پر ادبی بحث مباحثےمیں مصروف تھا۔

لیکن محور نظر سامنے والی میز پر حسین نازنین لڑکی تھی جو شکل و صورت سے تو انگریز لگ رہی تھی مگر وجود پر مشرقی لباس یہ بتا رہی تھی کہ انگریز نہیں ہے . موٹی موٹی آنکھیں سفید، سرخی مائل رخسار والی نرم ،گلابی ہونٹ براون گنگریالے بال یہ پیاری حسینہ میز پر رکھی ڈائری میں کچھ لکھنے کے ساتھ ساتھ کبھی کبھار اپنے بالوں کو سمیٹتے ہوئے سر باز کے ساتھ نظریں ٹکرانے کی شرارت بھی کر جاتی تھی

ایک طویل گفتگو کے بعد سرباز نے اپنے دوست سے اجازت لی اور موبائل فون کو سامنے پڑے ٹیبل پر رکھا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

لڑکی موقع پاتے ہی وہاں سے اُٹھ کر سرباز کے پاس آئی اور سلام کے ساتھ ساتھ اُس نے قریب رکھی ہوئی کرسی کیطرف اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کی اجازت طلب کی ۔ کیونکہ سرباز اسے باقی لوگوں سے الگ نظر آرہا تھا.

دل کی دھڑکن نے تو تیز ہونا ہی تھا کیونکہ اتنی حسین لڑکی کو بہت قریب سےجو دیکھ رہا تھا بہرحال اندھے کو اور کیا چاہیئے بس دو ہی آنکھیں سرباز نے بیٹھنے کی اجازت دیدی اور وہ بیٹھ گئی۔

میرا نام رومائسہ نور ہے میں آپ کے پڑوسی ملک سے ہوں معاشیات اقتصادیات میں پی ایچ ڈی کر رہی ہوں اور میں نے (ترقی کیسی ہوتی ہے) کے عنوان پر ایک کتاب لکھنی ہے اس سلسلے میں کل ہی یہاں آئی ہوئی ہوں اور یہاں اِس ہوٹل میں ایک ہفتے تک کیلئے قیام ہے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

رومائسہ نےبڑی تفصیل سے اپنا تعارف کرایا ۔

سرباز نےبات بڑھانے کے لئے چائے کا پوچھا لیکن اُس نے شکریہ کہہ کر

منع کیا اور کہا کہ ابھی ابھی ناشتہ کیا ہے۔

سرباز سمجھ گیا تھا کہ لڑکی ہمارے ملک کے بارے میں مجھ سے

معلومات لینا چاہتی ہے ۔

سرباز نے کہا رومائسہ صاحبہ دنیا میں بہت سے ترقی یافتہ ممالک

موجود ہیں جو تمہارے قریب بھی ہیں اور ہم سے بہت پہلے ترقی یافتہ

بھی بن گئے ہیں اِسکے باوجود تم نے ہمارے ملک کا انتخاب کیوں کیا۔

رومائسہ نے مسکرا کر کہا. کیا میں آپ کا نام پوچھ سکتی ہوں ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

جی جی میں تو بھول ہی گیا میرا نام سرباز آرین ہے اور لوگ مجھے سرباز کہہ کر پکارتے ہیں ابھی ابھی تعلیم مکمل کر کے کسی پوسٹ کے خالی ہونے کا انتظار کر رہا ہوں۔

شکریہ، تو سرباز صاحب بات یہ ہے کہ تمہاری بات درست ہے ممالک تو بہت ہیں لیکن ان ممالک نے اتنی تیزی سے ترقی نہیں کی ہے جیسا کہ اِس ملک نے کی ہے . تیس سال پہلے یہ ملک غریب ممالک میں شمار کیا جاتا تھا. مگر آج یہ وہی ملک نہیں ہے بلکہ امیر ترین ممالک میں شمار کیا جاتا ہے یعنی تیس سال کے اس تھوڑے عرصے میں اس ملک نے دو سو سال کا سفر کیا ھئے اِس تیزی سے ترقی کرنے پر میں آپ کے ملک سے متاثر ہوئی ہوں . اور دوسری بات یہ ہے کہ ہماری زبان ،کلچر اور مذہب، تہذیب بھی تو ایک ہے نا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اچھا تو رومائسه نور صاحبه میں آپ کا کیا خدمت کر سکتا ہوں ۔

دیکھو سرباز صاحب جس وقت تم موبائل فون پر کسی کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے. وہ میں بھی سن رہی تھی. باتوں سے لگ رہا تھا که تم شاعر یا ادیب ہو. کیونکه انداز گفتگو شاعرانه سا تھا اور باتوں سے ایک علمیت بھی ظاہر ہو رہی تھی .اور شاعر، ادیب کی نظر بڑی تیز ہوتی ہے. معاشرے کی ہر چیز اور ہر کام میں اُس کی نظر ہوتی ہے. میں چاھتی ہوں که آپ مجھے میری کتاب کے بارے میں کچھ معلومات دے دیں ۔

سرباز نے مسکراتے مسکراتے کہه دیا که ہاں شاعر تو نہیں ہوں. البته شاعری اور شاعروں کو پسند کرتا ہوں. اِدھر دل ہی دل میں موقع کو غنیمت سمجھ کر اُس نے منصوبه بھی بنا لیا تھا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

رومائسه جی بات یہ ہے کہ میں دو دن پہلے یہاں کسی کام کے سلسلے

میں آیا ہوا تھا. وہ کام مکمل کر کے ابھی سویرے سویرے گاؤں کیلۓ نکلنا

تھا .پر تم مہمان ہو اور مہمان کا حق ہوتا ہے .تو میں ایک قربانی دینے

کے لیے تیار ہوں. وہ یہ کہ میں ابھی کی بجائے شام کو گاؤں چلا جاؤں گا.

تمیں تمہارے کتاب کی تحقیق کیلئے اِدھر بیٹھے بیٹھے کیا معلومات دے

دوں گا .میں چاہتا ہوں کہ یہاں کی بجائے شہر کے اندر مختلف اور

خاص کر اُن لوگوں کے ساتھ مل لیں جو مختلف اداروں میں ہوں. اور

تبدیلی کے اس سفر سے ہو کر گزرے ہوں. اسی طرح شہر کا سیر بھی

ہو جائے گا .اور تمھیں معلومات بھی مل جائے گی ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

روماٸیسه نور نے خوش ہو کر سرباز کا شکریه ادا کیا. اور دونوں نے اگلے پندره منٹ میں ہوٹل سے نکلنے کا پروگرام بنا کر اپنے اپنے کمروں میں تیار ہونے کے لیے چلے گئے

0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

ٹھیک پندرہ منٹ کے بعد دونوں ہوٹل کے مین گیٹ پر ملے اور وہاں سے روانہ ہوئے. بس اسٹاپ تک تقریبا دس منٹ کا سفر تھا .جو انھوں نے پیدل طے کرنا تھا .چلتے چلتے تھوڑی بہت بات چیت بھی ہوتی رہی. اور ہلکی ہلکی مزاح بھی. کیونکہ ماحول بڑا خوشگوار تھا .ہلکی ہلکی ہوا بدن کو چھو کر خوشی کا احساس دلارہی تھی . جہاں جہاں تک نظر دوڑتی تھی .سبزہ ہی سبزہ دیکھنے کو ملتا. بادلوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے آسمان کی خوبصورتی کو دوبالا کرنے میں مصروف تھے. ایک خاص ترتیب سے لگائے ہوئے درخت بھی لہلاتے نظر آ رہے تھے. کُھلی اور کشادہ سڑکیں اور سڑک کے دونوں طرف فٹ پاتھ کے ساتھ خوبصورت

(c) ketabton.com: The Digital Library

پھولوں کے پودے بھی ماحول کو خوشی اور خوبصورتی میں چار چاند لگا رہے تھے.

بس سٹاف پر موجود کچھ لوگوں میں جاکر یہ دونوں بھی شامل ہوئے. سلام دعا کے بعد وہاں موجود بینچ پر جا کر بیٹھ گئے. نظریں سڑک پر جمی ہوئی تھی -

رومائسہ نےسرباز سے پوچھا. کہ ہمارے ملک میں تو سڑکوں پر بہت زیادہ رش ہوتا ہے .لیکن ادھر تو بہت پرسکون ماحول ہے. موٹر سائیکل اور چھوٹی گاڑیاں تو ایک آدھ نظر آجاتی ہیں -

اِس پر سرباز نے کہا رومائسہ نور صاحبہ آج سے تیس سال پہلے جب ملک بہت خسارے میں تھا .پیٹرول کی قیمت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی .اور پٹرول ،ڈیزل کی ضرورت ملک میں بڑھتی جا رہی تھی .تقریبا

(c) ketabton.com: The Digital Library

لوگوں نے اپنے ذاتی گاڑیاں موٹر کار وغیرہ رکھے ہوئے تھے. اور

موٹرسائیکل توہر گھر میں ہوتے تھے .بلکه ایک ایک گھر میں دو دو تین

تین موٹر سائیکل بھی ہوا کرتے تھے. جس کسی کو کہیں قریب بھی

جانا ہوتا تو جلدی اپنی چھوٹی گاڑی نکال لیتے ۔

اور موٹرسائیکل تو اتنا عام ہوگیا . که دکان سے سبزی لانے کیلئے موٹر

سائیکل مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے موٹر سائیکل یہاں تک که کسی

بھی کام کے لیے گھر سے باہر جانا ہوتا تو موٹر سائیکل کے بغیر قدم نہیں

رکھتے تھے ۔

اِسی طرح ایک طرف تو ماحول آلودہ ہورہا تھا. اور دوسری طرف ملک

میں ڈیزل اور پٹرول کی ضرورت اتنی بڑھ گئی که ملک پر بوجھ بن گیا

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیونکه یه گاڑیاں تو ڈیزل اور پٹرول سے ہی چلتی ہیں اور اس کو پورا

کرنا بھی ملک کی ذمه داری ہوتی ہے ۔

یعنی ڈیزل اور پٹرول کی مانگ بڑھ گئی تھی. تو جس چیز کی مانگ

بڑھتی ہے وہ مہنگا ہوتا جاتا ہے اسی طرح پٹرول مہنگا ہوتا گیا اور اس

کا اثر ہر چیز پر پڑتا گیا یعنی ہر چیز مہنگی ہوتی جا رہی تھی پھر

مہنگای عروج کو پہنچ گئی ۔

اسی طرح حادثات میں بھی اضافه ہوتا گیا رش اتنا بڑھ گیا که روڈ اور

بازار گاڑیوں اور موٹرسائیکلوں سے بھرے نظر آتے تھے. ہر دکان کے آگے

ایک دو موٹر سائیکل یا ایک آدھ گاڑی تو کھڑی ہی رہتی اس وجه سے

بازاروں میں قدم رکھنے کی جگه نہیں ملتی تھی. اور نوبت یہاں تک پہنچ

گئی تھی که شہروں اور دیہاتوں کی چھوٹے چھوٹے گلیوں اور کوچوں

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں بھی موٹر سائیکل دوڑتے نظر آرہے ہوتے مائیں اپنے چھوٹے بچوں کو گھروں میں باندھ کر رکھتں. کیونکہ باہر تو خطرہ ہی خطرہ ہوتا تھا. کب کس نکر سے موٹر سائیکل نکلتا ہے اور کس بچے کی جان لے لیتا ہے -

اس سارے صورتحال سے نمٹنے کیلئے حکومت نے ایک بہترین فیصلہ کیا وہ یہ کہ موٹر سائیکلوں پرفُل پابندی لگادی گئی کچھ اداروں کے علاوہ جیسا کہ ٹریفک پولیس ہوگیا یاصحت کا محکمہ یا پھر کچھ اور مخصوص ادارے وغیرہ -

اسی طرح چھوٹی گاڑیاں بھی کچھ مخصوص سرکاری عھدیداروں کے علاوہ تمام لوگوں کیلئے بند کر دیں -

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس کے برعکس تمام چھوٹے اور بڑے شہروں میں لوکل بس چلانا شروع

کی لوکل سپیشل وی آئ پی بسوں کو شہروں کی ضرورت کے مطابق

رکھا .یعنی ہر دس منٹ میں ایک لوکل بس روڈ کے دونوں طرف نظر

آنے لگی. اس کے ساتھ ساتھ ہر شہر میں رکشہ سروس کو بھی جاری

کیا. لیکن رکشوں کو شہر کی آبادی کے مطابق اجازت مل گئی .ہر شہر

میں رکشوں کی اپنی وِکنسیاں دی دیں مثلاً ہر گلی یا محلے کے اوپر پانچ

رکشوں کی وِکنسیاں تھیں ایک محلے یا گلی میں اگر پہلے سے پانچ رکشے

موجود ہوں . تو وہاں چھٹے رکشے کی اجازت نہیں ملتی تھی . ملک کے

تمام دیہاتوں اور قصبوں کو بھی آبادی کے مطابق رکشوں کی اجازت

دے دی گئی ادھر ہر گلی ،محلے کے اوپر ایک ایک جبکہ دیہاتوں میں

آبادی کے مطابق ایمبولنس مقرر کیۓتاکہ ایمرجنسی حالت میں کوئی

(c) ketabton.com: The Digital Library

پریشانی نه ہو. لوکل بسیں اور ایمبولینس حکومت کی ملکیت تھی

جبکه رکشوں کی اجازت عوام کو مل گئی ۔

اس طرح حکومت نے مہنگائی پر بھی قابو پالیا اور عوام کو ڈیزل اور

پٹرول کی روزانه خرچے سے بچ کر تھوڑے سے پیسے خرچ کر کے منزل

مقصود تک پہنچنے کی سہولت بھی ہوگئ اور خاص فائدہ یه ہوا که ہر

انسان کو موٹرسائیکل اور گاڑی نه ہونے کی وجه سے تھوڑا بہت چلنے

پھرنے کا موقع بھی ملا یعنی اگر ورزش نه بھی ہو پھربھی صحت

ٹھیک رہے کیونکه اکثر لوگوں کے معدے ورزش نه ہونے کیوجه سے

خراب رہتے تھے. اور ملک میں بے تحاشه حادثات کی روک تھام کے

ساتھ ساتھ دہشت گردی کی وارداتوں کی بھی روک تھام ہوی ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

دوسری طرف لوکل بسوں سے کمایا ہوا پیسہ بھی ملکی خزانے میں آنے

لگا ۔

سڑک پر کھڑی ایک لوکل بس کے ہلکے سے ہارن نے دونوں کی گفتگو توڑ

ڈالی ۔

0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

چند لمحے بعد رومائسہ اور سرباز لوکل بس کی دوسری منزل میں سیٹ نمبر 14 15 پر بیٹھے ہوئے تھے. جو یورپ کے کسی ہوائی جہاز کا منظر پیش کر رہی تھی۔

120 کی سپیڈ سے جانے والی یہ لوکل بس ایسی محسوس ہورہی تھی جیسا کہ اپنی جگہ منجمد کھڑی ہو۔

رومائسہ نور شیشے کی طرف بیٹھی ہوئی تھی. اور مسلسل کچھ لکھ رہی تھی. سر پر دوپٹہ تو تھا مگر تین چار بال اُسے لکھتے وقت تنگ ضرور کرتی تھی۔

ساتھ بیٹھنے پر سرباز احساسات کے جس سمندر میں ڈوبا ہوا تھا .وہ اثرات اُس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہے تھے. خیالوں کی دنیا میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

مگن تھا .کہ رومائسہ نے مسکرا کر کُھنی ماری اور پوچھا اب ہم کہاں

جا رہے ہیں ۔

اتنی بےتکلفی دیکھ کر سرباز کی بھی مسکراہٹ نکلی اور کہا کہ

رومائسہ صاحبہ اب ہم سب سے پہلے بینک کی طرف جا رہے ہیں. تاکہ

وہاں کسی سے بینکاری کے بارے میں معلومات لے لیں ۔

رومائسہ نے کہا چلو ٹھیک ہے .ویسے شاعری کے بارے میں تو تم جانتے

ہوں گے لیکن شاعری کس موضوع والی پسند کرتے ہو؟

پہلے تو جیسے بھی پسند کرتا تھا لیکن اب شاید رومانوی شاعری پسند

کروں سرباز نے شرارتی لہجے میں کہا۔

اب کیوں رومائسہ نے حیرت سے پوچھا۔

کہا تم سے جو آب ملا ہوں سرباز نے بیباکی سے پوچھا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

رومائسه شرما کر مسکرائی اور ایک دفعه پهر وهی سوال دهرایا ۔

سرباز نے کہا دراصل شاعری کا کوئی موضوع نہیں ہوتا شاعری کا میدان آجکل بہت وسیع ہو چکا ہے. جیسے جیسے دنیا جدید سے جدید تر ہوتی جارہی ہے ویسے ویسے شاعری بھی کا میدان بھی وسیع ہوتا جارہا ہے ۔

شاعر بھی اسی ماحول کا انسان ہوتا ہے جس ماحول کا ایک عام آدمی ہوتا ہے وہ زمانه اب گزر گیا جہاں دنیا محدود تھی. زمینداری ، کاشتکاری یا بکریاں چَرانا یا پھر عشق، معشوقی کرنا۔

آج کل ضروریات اتنی بڑھ گئی که بنده حیران رہتا ہے روزگار کیسے ڈھونڈوں دفاع کیسے کروں ضروریات کدھر سے پورا کروں دنیا کے ساتھ

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیسے چلوں بچوں کو تعلیم کدھر سے دلواؤں صحت کا خیال کیسے

کروں یا پھر دل کو خوش کیسے رکھوں وغیرہ وغیرہ ۔

اسی طرح شاعری میں بھی بہت سے موضوعات شامل ہو چکے ہیں .آج

کا شاعر بھی آج کی زندگی کے ہر منفی اور مثبت پہلو چھیڑتا رہتا ہے ۔

اتنے میں لوکل بس بھی مطلوبہ بینک کے سامنے والی بس سٹاف پر

کھڑی ہوکر وہ دونوں آرام سے اُترے اور بینک کی طرف روانہ ہوئے

ایک مربع 10 فٹ لمبے چوڑے ہال سے گزر کر سیدھا بینک کے گیٹ پر

پہنچے ۔

گیٹ پر کھڑے سیکورٹی گارڈ نے سرباز کو چھوڑ کر رومائسہ کو روکھا

اتنے میں سرباز نے آکر اُس کا تعارف کرایا جبکہ رومائسہ نے اپنا

پاسپورٹ ویزہ وغیرہ دکھایا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

تسلی کرنے پر دونوں اندر چلے گئے ۔

ایک پر سکون ماحول میں پانچ چھ بندے اپنی کمپیوٹر سکرینوں پر نظریں جمائے بیٹھے ہوئے تھے ۔ جبکہ عام لوگ بلکل نہ ہونے کے برابر تھے ۔

رومائسہ نور شہر کی مین برانچ کےاِس بڑے بینک میں سوموار کے دن کوئی رش نہ دیکھنے پر حیران ہوکر سرباز سے کہا یہاں چُھٹی ہے یا کیا وجہ ہے ۔

اس کے ساتھ ہی ایک نوجوان نے سرباز اور رومائسہ کو سلام کہا اور کہنے لگے ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں ۔ سرباز نے تفصیلاً رومائسہ کے بارے میں بتایا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

نوجوان نے منیجر سے اجازت لے کر دونوں کو ان کے کمرے میں لے گئے

۔

منیجر نے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کو بٹھایا اور چائے پانی

کا پوچھا سرباز نے ایک دفعہ پھر رومائسه کو منیجر کے ساتھ متعارف

کروایا ۔

رومائسه نےمنیجر سے مختلف سوالات کئے جس کے جواب میں منیجر

صاحب بولے ۔

آج سے تیس سال پہلے ہمارا ملک غربت کے ساتھ دست و گریبان تھا .

معاشی حالت بہت کمزور ہو چکی تھی .لوگوں کے پاس دولت تو بہت

تھی مگر اپنی اپنی تجوریوں میں ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

عوام مالدار اور حکومت غریب ہوتی جارہی تھی .حالانکه ملک میں

قابلیت و صلاحیت بہت تھی .سائنس بھی ترقی کر رہی تھی. مگر

نظام پھر بھی صحیح نہیں چل رہا تھا ۔

اُس وقت کے حکومت نے ایک طریقه اختیار کیا جو کامیاب ہوگیا ۔

رومائسه ہاتھ میں آڈیو ریکارڈ تھامے منیجر سے معلومات لے رہی تھی.

.اور یہاں سرباز غور سے رومائسه کے حسن کا جائزہ لے رہا تھا

منیجر صاحب دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے کافی تفصیل سے بتا رہا تھا . که

پھر حکومت نے تمام لوگوں کو حکم دیا که وہ اکاؤنٹ کھولے. اگر پانچ

چھ مہینوں تک کسی نے اکاونٹ نہیں کھولا تو چھٹے مہینے میں اس کو

کوئی نقدی نہیں ملے گی ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اکاؤنٹ کواتنا ضروری کیا جیسا که نیشنل کارڈ یا قومی شناختی کارڈ .

اکاؤنٹ کو ہر آدمی کیلئے خود کے استعمال کا بنا دیا یعنی اتنا آسان بنا

دیا که ہر آدمی خود استعمال کر سکتا تھا. اول تو موبائل کے ذریعے ورنه

ہر گلی محلے مارکیٹوں دکانوں سکولوں یونیورسٹیوں ہسپتالوں حتیٰ که

دور پہاڑوں میں بھی ایک ایک دو دو گھروں کے لیے بھی اے ٹی ایم کی

طرح بوتھ لگا لیے .اور اس کےساتھ ایک ایک بندے کو بھی بھرتی کروا

کر بٹھا لیا تاکه اگر کسی کو سمجھ نه آئے تو اس کی رہنمائی کرے تاکه

کسی کو بھی تکلیف نه ہو ۔

سال سے کم بچوں کے لئے جس کا ابھی تک قومی کارڈ یا اکاؤنٹ نہیں 18

بنتا اور ان کو پیسوں کی ضرورت پڑتی تو اس کے لیے لوکل اکاونٹ کا

بندوبست کرواکر اس اکاونٹ کے تعلق کو ماں باپ بھائی بہن دادا

(c) ketabton.com: The Digital Library

دادی نانا نانی ماما ممانی وغیرہ کے اکاونٹ تک محدود رکھا تاکہ اگر

کوئی بچہ اپنا جیب خرچ مانگے تو اپنے ہی لوگ اپنے ہی اکاونٹ سےبچوں

کے اکاونٹٹ میں پیسہ منتقل کر سکے ۔

اِس سے یہ فائدہ ہوا کہ بچوں کو کوئی کسی بھی غلط کام کیلئے لالچ

نہیں دے سکے گا .کیونکہ کسی اور کے اکاونٹ سے اس کے اکاونٹ میں

پیسہ جانے کا کوئی بھی طریقہ موجود نہیں رکھا ۔

دکانوں ہوٹلوں بسوں ایئرلائن ریلوے یا جہاں جہاں خرید و فروخت کا

کام ہوتا ہے. وہاں وہاں بوتھ سسٹم کو موجود رکھا ۔

بس چیز لے لو اور پیسے اپنی اکاؤنٹ سے اس کے اکاونٹ میں بھیج دو

چیز چاہے ایک روپے کی ہو چھاہے لاکھوں کی ہو کرایہ اور مزدوری کا

بھی یہی طریقہ کیا مطلب پیسہ جیب کے بجاے بینکوں میں آگیا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

صرف شادی شدہ عورت کو پانچ ہزار سے دس ہزار تک کی رقم ماہانہ

اپنی جیب میں رکھنے کی سہولت دے دی. تاکہ وہ بچے جو بہت چھوٹے

ہوں انٹرنیٹ موبائل اور اکاونٹ کی سمجھ نہ رکھ سکتے ہوں اور

بچگانہ کھانے کی یا دوسری اشیاء لینی ہوں تو اُس بچوں کو نقدی دینے

اور دکان سے اشیاء لینے کے لیے استعمال ہو مگر دکاندار بھی روزانہ کی

بنیاد پر وہی پیسہ بینک میں جاکر اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرے گا ۔

اس کے ساتھ ساتھ سائنسدانوں نے ایک اور سسٹم بھی متعارف

کروایا وہ یہ کہ انٹرنیٹ جو کہ پوری دنیا کا مشترکہ ہے اور اکاؤنٹ بھی

اس انٹرنیٹ کا ایک حصہ ہے .

تو دنیا میں ائسے چور بھی موجود تھے . بلکہ اب بھی دنیا کے دوسرے

ممالک میں موجود ہیں جو انٹرنیٹ کے ذریعے اکاونٹوں سے پیسہ چوری

(c) ketabton.com: The Digital Library

کرتے ہیں سائنسدانوں نے ایسا ایک سسٹم بنایا کہ انٹرنیٹ اکاؤنٹ

سسٹم کو اپنے ملک تک ہی محدود کیا یعنی دنیا سے علیحدہ ایک

انٹرنیٹ بچھا دیا جس میں اپنے ہی ملک کے اکاونٹ یا پیسوں سے

متعلق جو بھی کام ہو وہ اِس سسٹم میں ڈال دئے تاکہ کسی اور ملک

کے چور کا ہمارے ملک کی دولت تک رسائی نہ ہو ۔

صرف کاروباری ادارے جو ملکی سطح پر دنیا کے ساتھ کاروبار کرتے

ہیں. اُن کیلئے اسپیشل اکاونٹس بنوائے جس کے ذریعے وہ اپنا کام چلائیں

گے ۔

دوسری یہ کہ ضلعی سطح پرمخصوص جگہوں میں ایک آدھ بوتھ

کھول دیے .تاکہ کوئی باہر کے ملکوں میں کام کرے تو وہ اپنے گھر

پیسہ بھیج سکے یا اُن کو بھیج سکے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

مطلوبه جگهیں یعنی بوتھ جس سے پیسه ملک سے باہر آتا جاتا رہتا

ہے اُس میں ایسے سسٹم لگا لیۓ که جب کوئی باہر پیسه بھیجے تو اس

کی اطلاع براه راست حکومت کو ملے حکومت پھر اس کی تفتیش کرے

که آدمی پیسه باہر کیوں بھیجتا ہۓ. اور جس کو بھیجتا ہے وه کیا کام

کرتا ہے .ملک سے کوئی پیسه چوری کا کام تو نہیں ہو رہا یا باہر کے

ملکوں میں کوئی جمع واری تو نہیں کرتھا اس طرح کرپشن کی بھی روک

تھام کی -

اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے ایک اور کام بھی کیا وه یه که کوئی

سرکاری آدمی جو کسی سرکاری دورے یا کسی سرکاری کام سے باہر ہو

اس کے علاوه کوئی بھی باہر کے ملک میں ہو مزدوری کرے یا تجارت

کرے یا پھر کوئی نوکری کرے اور اس کی کمائی پانچ چھ مہینوں میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

اپنے ملک نہیں آتی تو اُن لوگوں کی نیشنلٹی ختم ہوگی یعنی ملک سے

اگلا پچھلا سارا ریکارڈ ختم ہوگا ۔

اس کے بعد ہر سرکاری آدمی جو گریڈ ایک سے گریڈ 16 تک کا ہو اس

کا بینک بیلنس دو کروڑ تک محدود رکھا اگر دو کروڑ سے جس کا بینک

بیلنس بڑھے توحکومت اُس پر نظر رکھے گی مناسب سمجھے تو چار

کروڑ تک اجازت دے سکے گی ۔

گریڈ 16 سے اوپر والے لوگوں کا بینک بیلنس چار کروڑ تک محدود د

کیا کیونکه اُس وقت ملک کے صدر کا اپنا بینک بیلنس بھی دو کروڑ

ستر لاکھ تھا تو جس کا بینک بیلنس چار کروڑ سے زیادہ ہو جاتا ہے تو

وہ اوپر والا رقم آٹومیٹکلی سرکاری خزانے میں منتقل ہوگی چار کروڑ سے

کم رقم فرد کی ذاتی سمجھی جائے گی ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سول لوگ جو ذاتی کاروبار وغیرہ کرتے ہیں .اُس کا بھی چار کروڑ تک

بینک بیلنس ہوگا اگر کاروبار بڑھاے گا تو حکومت سے اسپیشل منظوری

لے گا حکومت اس کا کاروبار چیک کر کے منظوری دے سکے گا ۔

پورے ملک کا پیسہ بینک میں آجائے گا .اسی طرح کوئی زیادہ دولت کی

وجہ سے پریشان نہ ہو گا .اور دولت بھی چور ڈاکوؤں سے محفوظ رہے

گی اور ملک بھی باہر سے قرضہ لینے کے لئے مجبور نہ ہوگا ۔

یہ سارا کام چھ مہینوں کے اندر اندر مکمل ہوا. اور باقاعدہ نظام

تبدیل ہوا تو آج اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ملک غربت سے نکل

چکی ہے اور ترقی کی راہ پر گامزن ہے ۔

رومائسہ اور سرباز نے یہ تفصیلی گفتگو سن کر رخصت مانگی اور

وہاں سے نکلے ۔ 0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ رومائسہ کی نظر سامنے پٹوارخانے والے بورڈ پر پڑی اُس نے سرباز سے کہا میں چاہتی ہوں کہ یہاں کی زمینوں کی نظام کو بھی دیکھوں ویسے بھی پٹوار خانہ نزدیک ہے ۔

سرباز سامنے بورڈ کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور وہ دونوں پٹوارخانے کی طرف روانہ ہوئے ۔

یہاں بھی بڑا پرسکون ماحول ملا بڑے بڑے رجسٹروں کی بجائے کمپیوٹرائز نظام چل رہا تھا. کوئی پانچ چھ لوگ اُن کے ساتھ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے .جو کام کیلئے یہاں آئے ہوئے تھے ۔

سرباز کی نظر اپنے پُرانے جاننے والے محمد اشتیاق پر پڑی. جو قانونگو کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا. وہ بھی اپنے کمپیوٹر میں مصروف تھا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سرباز اور رومائسه نے جاکر اشتیاق صاحب کو سلام کہا جس پر

اشتیاق صاحب اُٹھ کھڑے ہوکر سرباز سے گلے ملے اور رومائسه کو سلام

کہا ۔

دونوں کو ساتھ والی کرسی پر بٹھایا روایتی حال احوال کے بعد

رومائسه کے بارے میں جب سرباز سے پوچھا تو رومائسه نے پہل کر کے

اپنا مکمل تعارف اور مقصد سمجھایا ۔

قانونگو صاحب نے خوش ہو کر داد دی اور تعاون کا یقین دلایا ۔

سرباز اور اشتیاق کے درمیان گپ شپ کا دور چلنے لگا. لیکن رومائسه

نے بہت جلد یه سلسله توڑ کر کہا که صاحب جی میں چاہتی ہوں که

آپ مجھے بتائیں که یہاں پر زمینوں کا نظام کیسے چل رہا ہے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

قانونگو صاحب نے اپنے نوکر کو چائے کا آرڈر دے کر رومائسہ کی طرف

دیکھا اور کہنے لگے ۔

ایک وقت تھا جب میں کالج میں پڑھ رہا تھا . آج کل تو کالج ختم

ہوچکے ہیں لیکن اُس وقت کالج ہوا کرتے تھے. تو اُسوقت ہمارے ملک

میں ایک برا حال تھا لوگوں کا آپس میں بغض اور حسد اِنتہا کو پہنچا

ھوا تھا لڑائیاں زوروں پر تھی لوگوں میں دشمنیاں عام ہوگیں تھی

اور دشمنی کی وجہ اکثر زمین و جائیداد ہوا کرتی تھی . ایک کہتا کہ یہ

زمین میری ہے تو دوسرا کہتا کہ نہیں یہ زمین میری ہے . اُدھر کوئی اور

کہتا کہ ہمارا اور فلانے کا خاندان تو ایک ہے پھر ہماری زمین کم کیوں

ہے اور اُس کی زمین زیادہ کیوں ہے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

پہاڑی نالے سے آنے والا یہ پانی ہم زمین میں لگائیں گے . دوسرا کہتا نہیں یہ ہم لگائیں گے .اِسی باتوں پر تو تو میں میں کرتے بات ہاتھا پائی تک پہنچتی اور ہاتھا پائی سے بندوق تک حتٰی کہ کوئی نہ کوئی قتل ہوجاتا اِسی طرح دشمنی شروع ہوجاتی اور سالہا سال یہ دشمنیاں چلتی رہتی اور زمین بنجر پڑی رہتی تھی -

دوسری طرف ایک آدمی کی سینکڑوں کنال زمینیں ہوتی تھی. جو اُن سے نہیں سنبھالی جاسکتی تھیں . یعنی کاشت نہ ہونے کی وجہ سے مالکِ زمین اور ملک کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا تھا. کچھ لوگ ایسے تھے جن کے زمینں زیادہ تھیں کچھ لوگ ایسے تھےجن کی زمینیں بہت کم تھی کچھ کے بالکل تھیں ہی نہیں اور کچھ کے تو اپنے گھربھی نہیں تھے -

(c) ketabton.com: The Digital Library

پھر اُس وقت کی حکومت نے ایک ایسا کارنامہ کیا جس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی ۔

رومائسہ چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے بولی کونسا کارنامہ ذرا تفصیل سے سمجھائیں گے اشتیاق صاحب ؟

ہوا کچھ یوں رومائسہ جی کہ حکومت نے مُلک کے تمام زمینیں سرکاری بنا دیں. یعنی پورے مُلک میں جس کی جتنی زمینیں تھی سب کے سب حکومت نے اپنے قبضے میں لے لیں اور اِس اعلان کو عملی جامہ پہنایا کہ اس ملک میں کسی کی بھی ذاتی زمین نہیں ہوگی.یہ سب سرکار کا ہوگا اس کے بدلے میں حکومت نے زمین مالکان کو محکمہ زراعت میں نوکریاں دیں ترتیب کچھ یوں تھی کہ جس کی زمین 10کنال سے 200 کنال تھی اس کو ایک نوکری. 200 کنال سے 400

(c) ketabton.com: The Digital Library

والے کو دو نوکریاں اور400 سے 600 کنال والے کو تین نوکریاں یعنی ہر

دو سو کنال والے مالک کو ایک نوکری دے دی گئی ۔

پھر اعلان کیا کہ جو کوئی جتنا زمین کاشت کرسکتا ہے اُتنی ہی زمین

حکومت اُس آدمی کو دے گی .جس کے کمائی سے پانچ فیصد حکومت

کو دے گا جبکہ پچانوے فیصد آدمی کا اپنا ہوگا لیکن ملکیت اُس کی

نہیں ہوگی بلکہ حکومت کی ہوگی فرد جتنا زمین رکھنا چاہتا ہے رکھ

سکتا ہے لیکن شرط یہ ہو گا کہ زمین کو کاشت ضرور کرے گا .فرد

اپنی مرضی سے جیسے ہی زمینداری کرنا چاہتا ہے کرسکتا ہۓ لیکن

ملکیت اُنکی نہیں ہوگی ۔

پھر اس کے بعد لوگوں نے اپنے طاقت کے مطابق زمینں حکومت سے لی

۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

جو زمینیں بچ گئں اُس کے لیے حکومت نے محکمہ زراعت کو اتنا بڑھایا

کہ پورے ملک میں آج محکمہ زراعت سے بڑا کوئی ادارہ نہیں ھے تو وہ

زمینیں جو لوگوں سے بچ گئی تھیں یا وہ زمینیں جو پہلے سے غیرآباد تھی

اور وہ علاقے جو ابادیوں سے دور دراز ہونے کی وجہ سے آبادی کا تصور

بھی نہیں کیا جاتا تھا. تو محکمہ زراعت کو اُن سب میں پھیلا دیا. اور

پانی کا بندوبست کر کے آباد کرایا جہاں جہاں پانی کا بہت مشکل سے

بھی انتظام ہو سکتا تھا وہ کردیا لیکن پورے ملک کو آباد کرایا .اور

آج پورے ملک میں تمہیں ایک کنال کی زمین بھی غیر آباد نہیں ملے گی -

اور ہاں ایک بات اور وہ یہ کہ حکومت اس بات کی پابند رہے گی کہ ہر

وقت ہر دور میں کوئی بھی فرد حکومت سے کاشت کرنے کے لیے زمین

(c) ketabton.com: The Digital Library

مانگے تو اُن کے خواہش کی مطابق زمین حکومت اُن کو دیگی مندرجہ

بالا شرائط کے تحت ۔

اُس کے بعد ملک کے ہر آدمی کو حکومت 10 مرلے یعنی آدھے کنال کا

گھر بنا کر دے گی. چاہے چھوٹے گاؤں میں ہو چاہے بڑے شہر میں ہو

یہ گھر تاحیات ان کا ہوگا لیکن یہ ملکیت بھی حکومت کی ہوگی .وہ

بیچ نہیں سکے گا اور اگر کوئی کہیں اور جانا چاہے تو وہاں پر بھی 10

مرلے کی زمین حکومت اُس کو دے گی لیکن دوسری دفعہ بنائے گا فرد

خود یعنی گھر کی زمین حکومت کی اور عمارت بنانے کا خرچہ فرد کا اپنا

یعنی پہلی دفعہ حکومت تیار گھر دے گی جبکہ اس کے بعد مندرجہ

بالا طریقہ ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

آج کل گھر لینے کا طریقہ یہ ہے کہ شادی کے چھ مہینے پہلے

درخواست دینا ہوتا ہے تو شادی کے دن شادی کیساتھ نیا گھر بھی

مل جاتا ہے بےشک اگر تین چار بھائی ماں باپ ایک گھر میں رہیں

لیکن حکومت کا دیا ہوا گھر تا حیات اس کا ہی ہوگا جب چاہے اپنے

گھر میں جا سکے گا باپ کو دیا ہوا گھر بچوں میں سے کسی ایک کو ملے

گا ۔

اگر کوئی مرد یا عورت شادی نہ کرے یا خواجہ سرا وغیرہ ہوں تو ان

کو بھی حکومت کی طرف سے گھر ملے گا ۔

اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے تو وہی گھر اُس بیوہ عورت کا ہوگا

اگر دوسری شادی نہ کرے تو ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس کے علاوہ پھر دکانوں کے لۓ زمینں لوگ حکومت سے خود خریدیں گے اور وہ اُن کی ملکیت ہو گی وہ دکاندار دکان کی زمین اور دکان بیج بھی سکے گا اور خرید بھی ۔

رومائسه نے یہاں پر ایک سوال کیا که یہاں تو بڑی بڑی مارکیٹیں ہیں جو میرے اندازے کے مطابق بہت زیادہ مالیت کی ہونگی جبکه یہاں تو چار کروڑ سے زیادہ بینک بیلنس والا کوئی ہۓ نہیں ؟

اس پر اشتیاق صاحب بولے که تمھاری بات بالک ٹھیک ہے لیکن مارکیٹیں حکومت بنا لیتی ہے پھر اُس میں ایک ایک دکان لوگوں کو بییج دیتی ہے پھر جس کی جتنی استعداد ہو دکانیں خرید لیتا ہے اسی طرح مارکیٹیں لوگوں کے ہی ہیں۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اب شکر الحمدللہ نہ کوئی جھگڑہ ہۓ نہ کوی دشمنی نہ لالچ اور نہ

کوئی احساس کمتری میں مبتلا ہے کہ میں اس ملک کا باشندہ نہیں

ہوں یا میں کمزور ہوں فلانا طاقتور ہۓ یا میرے ساتھ ظلم ہو رہا ہے

۔

اور سب سے زیادہ فائدہ یہ ہوا کہ پورے ملک کی آمدن جو ذراعت سے

ہوتی ہے ملک کے بقایا آمدنی سے 75 فیصد سے زیادہ ہے ۔

رومائسہ نے سرباز کیطرف دیکھا اور کہا بہت اچھا ممالک ایسے ہی

چلتے ہیں جہاں کوئی اونچ نیچ نہ ہو اور سب برابر ہون ۔

دونوں نے اشتیاق صاحب کا شکریہ ادا کیا اور وہاں سے نکلے ۔

0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

رومائسه نے چلتے چلتے سرباز سے پوچھا اب ہم کہاں جا رہے ہیں ۔

سرباز نے مسکراتے ہوئے سر کُھجلا کے کہا که اب میں چاہتا ہوں یہاں نزدیک دس منٹ پر ایک پارک هے وہاں دس پندره منٹ گزار کے ساتھ والے شہر کے مین ہسپتال میں میرے کلاس فیلو ارشد خان میڈیکل سٹور میں کام کرتا ہے .اُن سے مل لیں گے تاکه اُن سے محکمه صحت کے بارے میں معلومات حاصل کریں ۔

رومائسه نے اپنے موبائل فون کو پرس میں رکھ کر اونچے لمبے سینڈلوں میں برآمدے کے باہر ایک خاص انداز سے چلتے ہوۓ کہا چلو ۔

چند لمحے بعد سرباز اور رومائسه خوبصورت پھولوں سے گھرے ہوئے چمن میں لگے ایک پکے بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

رومائسہ تو اپنی ڈائری پر نظر جمائے گرم گرم سموسے کھا رہی تھی .

جبکہ سرباز ہاتھ میں سموسہ کا ہوتے ہوئے سامنے خوبصورت پھولوں

کو دیکھتا اور سوچتا رہا شاید اپنا خوبصورت مستقبل بنانے کی سوچ

میں تھا شاید رومائسہ کو زندگی کا ہمسفر بنانے کا منصوبہ بنا رہا تھا کہ

اچانک رومائسہ نے کہا ۔

یار سرباز میں صبح سے ایک بات نوٹ کر رہی ہوں کہ یہاں پر لوگ

سگریٹ نہیں پیتے ابھی تک ایک بھی بندہ سگریٹ پیتے نہیں دیکھا یہ

کیا وجہ ہے ۔

دیکھو رومائسہ ہمارے ملک میں اِن چیزوں پر پابندی ہے . اور آج کل

تو اِس کا بلکل رواج ہی ختم ہوگیا ہۓ ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

یار سرباز ذرا تفصیل سے بتائیں نا کہ یہ پہلی دفعہ کیسے ختم ہوا حالانکہ یہ چیزیں تو پوری دنیا میں ایک رواج اور ایک اسٹائل بن گئی ہیں ۔

سرباز رومائسہ کے بالکل قریب ہوتے ہوئے بولے کہ ہمارے ملک میں دو جرائم ایسے ہیں جس کی سزا کی کسی طرح بھی معافی نہیں ہۓ مُلک کا صدر بھی اس کو معاف نہیں کرسکتا حالانکہ صدر تو سزائے موت کو بھی معاف کروا سکتا ۔

رومائسہ نے پوچھا تو وہ کون کون سے ہیں ۔

سربازکہنے لگے میں نے اپنے داداجی سے سُنا ہۓ وہ کہا کرتے تھے کہ ایک دورتھا جو یہ گند ہمارے ملک میں بالکل رواج بن گیا تھا نوجوان نشہ کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے تھے. پہلے پہلے سگریٹ شروع کرتے پھر

(c) ketabton.com: The Digital Library

آہستہ آہستہ چرس پینے لگتے اُس کے بعد افیون کے چسکے لیتے پھر

ہیروئن سے اپنے وجود کو تسکین پہنچاتے یا پھر شراب کا عادی بن جاتے ۔

تو حکومت وقت نے نشے پر پابندی لگادی پابندی تو پہلے سے موجود

تھی مگر پھر بھی نشے باز چُبپ چھپا کر کام نکال لیتے کیونکہ حکومت

کا دھیان کمزور تھا لیکن اب کی بار حکومت نے ایک نوٹس دیا کہ ایک

مہینے کے بعد اگر کوئی آدمی نشہ بیچتے ہوئے پکڑا گیا پیتے ہوۓ نہیں

بیجتے ہوئے تو اُس کو سزائے موت ہوگی ۔

لہذا ایک مہینے کے اندر جس جس نے نشہ بیچنے والا کام چھوڑ دیا وہ

تو ٹھیک ہے ۔

اُس کے بعد پھر حکومت نے نظر رکھنا شروع کیا دو تین کوجب پکڑکر

سزائے موت دیدی تو اُس کے بعد سب نے یہ کام چھوڑ دیا یعنی سگریٹ

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور نسوار کے علاوہ چرس افیون ہیروئن اور شراب کے بیچنےوالوں کے لیے سزائے موت منظور ہوی ہمارے مذہب میں تو ویسے بھی شراب حرام ہے مگر ہمارے ساتھ اقلیتیں بھی موجود ہیں ہندو سکھ عیسائی وغیرہ اِن کے مذاہب میں حرام نہیں ہے لیکن اُن کے ہاں بھی بری سمجھی جاتی ہے. یعنی یہ بھی ہمارے ساتھ رہتے ہوئے یہ برائی نہیں کرے گا لہذا سب کا ایک ایک ہی قانون رکھا ۔

نشے کی عادی افراد جسے اب نشہ نہیں ملتا تھا اُن لوگوں نے چھوڑ دیا کچھ بیمار ہو گئے اُس کا علاج کرایا گیا اور کچھ غریب تو مر بھی گئے لیکن یہ بُرائی ہمارے ملک میں جڑ سے ختم ہوگی اب ملک اِس گند سے پاک ہے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس کے ساتھ ساتھ نسوار اور سگریٹ بیچنے والے بہت کم کردئے یعنی

پورے شہر یا پورے گاؤں میں صرف ایک دکاندار کو لائسنس ملنے لگا

پورے شہر یا گاؤں میں صرف وہی دکاندار سگریٹ اور نسوار بیچ سکے

گا .جس کے پاس لائسنس ہو دوکاندار کسی بچے کو نسوار، سگریٹ

نہیں بیچے گا بلکه سگریٹ اور نسوار کا نشه کرنے والے کے پاس حکومت

کا لائسنس ہوگا فقط وہی بنده یه چیزیں خرید سکے گا کیونکه ہمارے

ملک میں ہر کام کرنے کا اپنا لائسنس ہوتا ہۓ تو اُن کو یه ہدایت دے

دی گۓ که سرعام کوئی بھی یه کام نہیں کرے گا بلکه چُھپ چھپاکر

کرے گا تاکه معاشرے پر بُرا اثر نه پڑے ۔

پھر اِسی طرح آہسته آہسته یه چیزیں بھی کم ہوتی گئی اور آجکل تو

تقریبا ختم ہی ہو چکی ہیں۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

وہ دوسری سزا جس کی معافی کی تلافی ناممکن ہے وہ یہ ہے کہ حکومت نے اسلحہ پر پابندی لگا دی حکومت نے سوچا کہ جب ملک میں عوام کے ساتھ اسلحہ نہیں ہوگا تو کوئی ذاتی دشمنی میں اموات نہیں ہونگے واردات نہیں ہوں گے اور ملکی سلامتی کو فائدہ ہوگا نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری ۔

حکومت نے اعلان کیا کہ ایک مہینے کے اندر اندر جس کے ساتھ کسی قسم کا چھوٹا یا بڑا اسلحہ ہئے وہ حکومت کے پاس جمع کرا دے حکومت اُن کو اپنی قیمت دے گی جبکہ ایک مہینے کے بعد اگر کسی کے ساتھ کسی قسم کا اسلحہ پکڑا گیا تو اس کو سزائے موت دی جائے گی اسی طرح ایک مہینے کے بعد کچھ لوگوں کو سزائے موت ہوگئی اس کے بعد ملک خود بخود ان چیزوں سے پاک صاف ہو گیا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اب ملک میں کسی کو بھی کسی قسم کا لائسنس نہیں ملتا ملک میں لائسنس شدہ اور غیر لائسنس شدہ اسلحہ بند ہوگیا ہے کیونکه پہلے پہلے اکثر بڑےلوگوں کے ساتھ ہتھیار کے لائسنس ہوا کرتے تھے اور اپنے ساتھ گارڈ پھراتے رہتے تھے لیکن اب یه سب کچھ نہیں ہۓ ۔

مگر آج کل اس سزائے موت کو کچھ کم کیا ہوا ہے یعنی اس دو جرائم میں ملوِث لوگوں کو 20 سال قید بامشقت اور 50 لاکھ جرمانے کا قانون بنایا ہے ۔

اب شکرالحمدللہ پورا ملک اس گندگی سے پاک ہے اس کے ساتھ دونوں اُٹھ کھڑے ہو کر وہاں سے روانه ہوئے ۔

0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

کچھ لمحے بعد سرباز رومائسہ اور ارشد خان ایک بڑے میڈیکل سٹور

کے اوپر کمرے میں شیشے والی کھڑکی کی طرف بیٹھے ہوئے تھے جہاں

سے بازار کا نظارہ بھی با آسانی ہو سکتا تھا سلیمانی چائے اور بسکٹ سے

خاطر تواضع کے ساتھ ساتھ سرباز اور ارشد کی گپ شپ میں

رومائسہ بھی برابر کا حصہ لے رہی تھی ۔

رومائسہ کے مقصد کے مطابق ارشد نے اپنے مالک دکان فضل الرحیم

صاحب کو جو تقریبا ساٹھ ستر سال کا سفید ریش شفیق انسان تھے

اوپر لے آیا ۔

روایتی تعارف کے بعد باقاعدہ بات چیت شروع ہوئی جبکہ ارشد نیچے

جاکر اپنے کام میں مصروف ہوگئے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

رومائسه کے مختلف سوالات کے جواب میں فضل الرحیم صاحب

بولے که ۔

بیٹی ایک زمانه تھا یعنی آج سے تیس پینتیس سال پهلے که جب کوئی

مریض کسی ہسپتال میں جاتا تو اول تو وہاں ڈاکٹر بہت مشکل سے

ملتے اور اگر مل بھی جاتے تو وہ سہولیات وہاں میّسر نه ہوتیں جو ڈاکٹر

کو مریض کے علاج کے لیے درکار ہوتی ہے تو اِسوجه سے ڈاکٹروں نے اپنے

ذاتی کلینیک بنا رکھے تھے جهاں وہ ہسپتال ٹائم کے بعد اپنا کام کرتے

تھے اور وہ سہولیات بھی اپنے ذاتی خرچے سے لا کر رکھی تھیں جو ڈاکٹر

کو مریض کے علاج کیلۓ درکار ہوتی ہۓ ۔

تو لوگ سرکاری ہسپتالوں کی بجائۓ سوِل کلینکوں کی طرف مائل ہو گئے

لیکن وہاں غریب لوگوں کا خانه خراب ہوجاتا تھا کیونکه وہاں پر

(c) ketabton.com: The Digital Library

علاج بڑا مہنگا ہوتا اور غریبوں کے پاس اتنا پیسہ ہوتا نہیں تھا تو مجبوراً یا تو مریض والے قرض اُٹھاتے یا پھر مریض مر جاتا قرض اٹھانے والے کی پوری زندگی قرض جکاتے جکاتے گزر جاتی ۔

مُلک چونکه اُس وقت بہت غریب تھا یه سب سہولیات اور مشینری جو محکمه صحت کو درکار تھی مہیا نہیں کر سکتی تھی تو حکومت نے ایک اہم فیصله کیا وہ یه که صدر صاحب نے کہا که ہم دو سال قربانی دیں گے تب دو بنیادی سہولیات حاصل کر سکیں گے ایک صحت اور دوسری تعلیم تو پہلے سال پورے ملک کا بجٹ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے علاوہ محکمه صحت کو دے دیا یعنی کسی کام کو آگے نہیں بڑھایا صرف اور صرف محکمه صحت ہسپتالوں ڈاکٹروں اور مشینیں وغیرہ کو پوری کی پوری ترجیح دی جبکه دوسرے

(c) ketabton.com: The Digital Library

سال پورا بجٹ محکمہ تعلیم پر قربان کیا اِس کے بعد حکومت وقت

نے یہ فیصلہ کیا کہ کوئی ڈاکٹر اپنا ذاتی کلینک نہیں چلاۓ گا تمام

ڈاکٹر ہسپتال ہی میں اپنی ڈیوٹی سر انجام دیں گے اور جو ڈاکٹر اپنی

ڈیوٹی کے علاوہ ڈیوٹی کرنا چاہتا ہے تو وہ بھی ہسپتال ہی میں کام

کرے گا جبکہ حکومت اس کو اور ٹائم کے علیحدہ پیسے دے گی ۔

حکومت نے ڈاکٹروں کا سٹاف بڑھا دیا اور ہسپتالوں کو 24 گھنٹوں کے

لئے کھول دیا باہر کے ملکوں سے وہ مشینری اور وہ تمام سہولیات

خرید کر لاۓ جو ایک ہسپتال میں ہونی چاہیۓ ۔

ادھر ہر شہر سے مختلف ڈاکٹروں کو اچھے سے اچھا ڈاکٹر بنانے کے لیے

باہر کے ملکوں کو بھیج دیۓ تاکہ وہ بہترین ٹرینگ کر کے واپس آئیں اور

ملک کی خدمت کر سکیں وہی ڈاکٹر کچھ سالوں کے بعد آگئے تو

(c) ketabton.com: The Digital Library

انہوں نے یہاں کام بھی شروع کیا اور ساتھ ساتھ دوسرے ڈاکٹروں کو

ٹریننگ دینا بھی شروع کر دی ۔

اور پھر ایسا وقت بھی آگیا کہ ملک کے تمام ڈاکٹر اعلیٰ ڈاکٹر بن گۓ

اور تمام ہسپتال اعلٰی ،بہترین ہسپتال بن گئے ۔

ویسے تو مُلک میں ہسپتال کافی تھے مگر پھر بھی ہسپتالوں کی تعداد

اتنی بڑھائی کہ شہر تو شہر چھوٹے سے چھوٹے دیہاتوں میں بھی ہسپتال

بنالیۓ ۔

آجکل ملک کا غریب ترین شخص اور ملک کا صدر ایک ہی ہسپتال

میں علاج کرتے ہیں کسی کو بھی علاج کروانے کے لیے ملک سے باہر

جانے کی ضرورت نہیں پڑتی یعنی جو علاج باہر کے ملکوں میں ہوتا ہے

(c) ketabton.com: The Digital Library

اُس سے اچھا علاج یہاں عام ہسپتال میں ہوتا ہے بلکہ باہر سے بھی

لوگ یہاں علاج کیلۓ آتے ہیں ۔

رومائسہ نے کہا کہ محترم تو آجکل ہسپتالوں میں رش بھی اُسی طرح

ہے یا کوئی کم ہوئی ہے ۔

رومائسہ صاحبہ آج کل تو بہت کنٹرول ہے اول تو ہسپتال زیادہ

ہوگئے دوسری یہ کہ حکومت نے وہ تمام اشیاء جو کھانے پینے میں

استعمال ہوتی ہے اُُس پر نظر رکھنا شروع کیا جو چیزیں باعثِ

بیماری بنتی تھیں اُن کو بند کر دیا جیسا کہ برئلر مرغی جیسے دودھ

والی چائے جیسے سوکھے مصالحہ جات جیسے وہ مشروبات جو گیس

بناتی ہے پیپسی ڈیو کوکاکولا وغیرہ جیسے چھوٹے بچوں کی خوراک کی

(c) ketabton.com: The Digital Library

اشیاء جو بہت کڑوی اور بہت میھٹی ہوتی ہیۓ اور معدے کو نقصان پہنچاتی ہے اِن سب چیزوں کو بند کر دیا ۔

دوسری طرف موٹر سائیکل اور گاڑی نہ ہونے کی وجہ سے تھوڑی بہت ورزش بھی عام ہوگئی تو اِس وجہ سے بھی بیماریاں بہت کم ہو چکی ہیں ۔

اور آج کل تو سائنس نے اِتنی ترقی کی ہوئی ہۓ کہ ہر ہسپتال میں اے ٹی ایم مشین کی طرح ہر بیماری کی علیحدہ علیحدہ مشین بوتھ رکھے ہوۓ ہوتے ہیں مثلا اگر کسی مریض کو بخار ہے تو وہ خودبخود اُس مشین بوتھ کے اندر جاکر اپنا نبض دکھاتا ہے وہاں سے ہرچی نکل آتی ہے اگر خون ٹیسٹ کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ بھی وہاں انتظام ہے یعنی اپنا ہاتھ وہاں رکھے ہوئے ایک مخصوص مشین پر رکھتا ہے مشن

(c) ketabton.com: The Digital Library

کے ذریعے سے خون نکال دیا جاتا ہے اور وہیں پر ٹیسٹ بھی ہو جاتا ہے

اور دو منٹ میں ایک پرچی نکل آتی ہے اس میں سب کچھ یعنی

بیماری بھی لکھی ہوتی ہۓ اور ساتھ دوائی بھی پھر مریض صرف

دوائی میڈیکل سٹور سے وصول کرلیتا ہے ۔

بلکه بیماریوں کو معلوم کرنے کے لیے تو آجکل اپنا ایک کِٹ ملتا ہے جو

ہر گھر میں اور غالباً ہر جیب میں موجود ہوتا رہتا ہے ہر آدمی اپنا

چھوٹا موٹا چیک اپ خود کرسکتا ہے جیساکه ٹمپریچر چیک کرنا بلڈ

پریشر چیک کرنا خون ٹیسٹ کرنا یہاں تک که ٹیکه بھی آجکل ہر

کوئی خود لگا سکتا ہے ۔

اس طرح چھوٹے موٹے بیماریوں کا تو علاج ہو ہی جاتا ہۓ ڈاکٹر

حضرات صرف آپریشن وغیرہ یا بہت سیریئس مریضوں کا علاج کرتے

(c) ketabton.com: The Digital Library

ہیں اور اکثر آپریشن تو روبوٹوں کے ذریعے سے ہی کرتے ہیں ڈاکٹر صرف نگرانی کرتے ہیں زیادہ تر تو لیزر شعاعوں اور مشینوں سے سرانجام ہوتے ہیں یہ چیر پھاڑ کا کام بہت کم ہو چکا ہے ۔

رومائسہ نے یہاں ایک سوال کیا کہ یہ جو تم کہہ رہے ہو کہ ہر کوئی اپنا چیک اپ خود کرتے ہیں تو یہ سب لوگ سب کچھ جانتے بھی ہیں ؟

جی ہاں رومائسہ جی سکولوں میں باقائدہ ایک پیریڈ ہوتا ہے جس میں میڈیکل کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے اسی طرح ملک کا ہر آدمی اتنا جانتا ہے کہ چیک اپ کیسے ہوتا ہے اور اگر کوئی نہیں بھی جانتا تو اس مشین بوتھوں کے ساتھ جو اے ٹی ایم کی طرح بنے ہیں ایک ڈاکٹر بھی موجود رہتا ہے رہنمائی کے لیے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

دوسری ضروری اور خاص بات یہ ہے کہ علاج بالکل مفت ہے کسی کو

بھی کسی قسم کی بیماری کے لیے پریشانی نہیں ہوتی ہۓ -

رومائسہ نے پوچھا چچا جان پھر مُلک اِتنے ڈاکٹروں کو تنخواہیں اور یہ

دوائیاں جو مریضوں کو مفت میں دیتے ہیں یہ بوجھ اٹھا سکتی ہے ؟

اس پر فضل الرحیم صاحب بولے کہ اس کے لیے بھی حکومت نے

انتظام کر رکھا ہے اس پر حکومت کا ایک روپے کا بھی خرچہ نہیں ہوتا

-

وہ ایسا کہ صحت اور تعلیم ہر کسی کی ضرورت ہے اس کیلئے

حکومت ملک کے تمام لوگوں سے ماہانہ پچاس روپے ٹیکس لیتا ہے

جس میں 25 روپیہ صحت اور 25 روپے تعلیم کیلئے ہوتے ہیں جس کو

صحت و تعلیم ٹیکس کہتے ہیں تو تنخواہیں تو حکومت اپنے حساب

(c) ketabton.com: The Digital Library

سے دیتے ہیں جبکہ اس ٹیکس کے پیسوں سے دوائیاں اور مشینری خریدتے ہیں جو کہ عوام کی استعمال کیلئے ہوتے ہیں ۔

یہی طریقہ محکمہ تعلیم کا بھی ہے یعنی ٹیکس کے پیسوں سے کتابیں وغیرہ مہیا کرتے ہیں جبکہ تنخواہیں حکومت اپنے حساب سے دیتے ہیں ۔

یہ ٹیکس تب شروع ہوتا ہے جب شناختی کارڈ بن جاتا ہے یعنی بچوں سے یہ ٹیکس نہیں لیا جاتا اسی طرح حکومت پر کوئی بوجھ نہیں رہتا

۔

اِسی بات چیت کے دوران سرباز نے اپنے پروفیسر دوست اے کے خان کو کال ملا کر آنے کی خواہش ظاہر کی تو اے کے خان نے خوش ہوکر جلد آنے کا کہا اور ساتھ کھانے کی دعوت بھی دی ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سرباز اور رومائسه نے ارشد شاداب اور فضل رحیم سے اجازت لی اور

وہاں سے روانہ ہوئے ۔

0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

[0]رومائسہ اور سربازایک دفعہ پھر لوکل بس میں بیٹھے ہوئے تھے

کیونکہ اِن کو یونیورسٹی نمبر4 میں جانا تھا جو شہر سے تھوڑی باہر

تھی جہاں اِن کا دوست پروفیسر اے کے خان اس کے انتظار میں تھی ۔

لوکل بس تقریبا 70 کی سپیڈ میں رواں دواں تھی ہلکی ہلکی پشتو

موسیقی بھی سرباز کے جذبات کو تقویت دے رہی تھی ابھی وہ کچھ

کہنے ہی والے تھے کہ رومائسہ نے سوال کیا کہ یہاں روزگار کا کیا سسٹم

ہۓ ہمارے ملک میں تو کبھی کبھار لوگ روزگار کا غم پیٹتے رہتے ہیں ۔

سرباز مسکرایا شاید وہ سمجھ گیا تھا کہ رومائسہ اُسے موقع نہیں دے

پا رہی کہ وہ دل کی بات اُن سے کہے ۔

ایک لمبی سانس لیتے ہوئے سرباز بولے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

روزگار کا ہمارے ملک میں کوئی مسئلہ نہیں ہے ایک دور تھا جب ہمارے ملک میں روزگار کا بہت بڑا مسئلہ تھا آبادی بڑھتی جارہی تھی اور روزگار کا کوئی طریقہ نہیں تھا لوگ پریشان حال تھے که ضروریات کے اِس بڑھتے ہوئے وقت میں گھروں کو کیسے چلائیں ۔

آخر کار حکومت کو ایک سراغ مل ہی گیا سب سے پہلے حکومت نے سرکاری ملازمین کے سروس کا دورانیه کم کر دیا تا که جلدی جلدی وِکنسیاں خالی ہوتی رہیں یعنی پہلے سرکاری ملازمین کی سروس کا دورانیه بہت زیادہ ہوتا تھا لوگ اپنے اپنے نوکریوں میں بوڑھے ہو جاتے تھے اور کبھی کبھار تو سروس کرتے کرتے اللہ کو پیارے بھی ہو ہوجاتے پھر فوج اور نیم فوجی اداروں کے سروس کا دورانیه کچھ یوں کر یا ۔

سپاہی اور لانس نائک　　- 12سال

(c) ketabton.com: The Digital Library

نائک اور حولدار - 14 سال

نائب صوبیدار - 17 سال

صوبیدار - 20 سال

صوبیدار میجر - 24 سال

اور افسروں کی ترتیب کچھ یوں بنائی

کیپٹن اور میجر - 15 سال

لفٹننٹ کرنل - 18سال

فُل کرنل - 21 سال

برگیڈیر - 24 سال

میجر جنرل -27 سال

(c) ketabton.com: The Digital Library

لفٹیننٹ جنرل - 30سال

فُل جنرل - 33 سال

فوج سربراہ - 36 سال

چونکه فوج کی نوکری بقایا نوکریوں سے سخت ہوتی ہے اِس نوکری میں صحت کا ٹھیک رہنا بہت ضروری ہوتا ہے اور حوصله ، جذبه بھی جوان رکھنا پڑتا ھے کیونکه فوج کو لڑنا ہوتا ھے اور لڑائی جوانوں کا کام ھے نه که بوڑھوں کا ۔

اِس حساب سے ملک کو ایک نوجوان فوج بھی مل گئی اور بے روزگاری کے خاتمے کو بھی ایک پلیٹ فارم مل گیا یعنی ایک آدمی 18 سال سروس کرتا تو اُس کے پیچھے آنے والا بھی اٹھاره سال انتظار کرتا اب

(c) ketabton.com: The Digital Library

جبکہ بارہ سال سروس کرنے والے کے پیچھے والے کو فقط بارہ سال انتظار کرنا ہوتا ہے ۔

دوسری طرف پنشنئر صاحبان نقدی ملنے پر کوئی نہ کوئی چھوٹا موٹا کاروبار شروع کردیتے ہیں یعنی ایک کے جانے سے دو بندوں کو روزگار مل جاتا ہے ۔

اسی طرح سِول ملازمین کے عرصے کو بھی کم کردیا گریڈ ایک سے گریٹ 16 تک کے تمام ملازمین کو 18 سال پر ریٹائر کیا جارہا ہے جبکہ گریٹ 16 سے اوپر والے ملازمین کو 25 سال پر پِنشن ملتا ہے ۔

وہ 60 سال والا سسٹم بھی ختم کردیا مندرجہ بالا سروس کرنے کے بعد ریٹائرمنٹ ضروری قرار دے دی اور وہ اپنے مرضی والا سسٹم بھی ختم کر دیا یعنی اس سے پہلے سِول محکموں میں لوگ اپنے مرضی سے

(c) ketabton.com: The Digital Library

سروس کر سکتے تھے ۔ صرف محکمہ زراعت میں باپ کی جگہ بیٹے کو

ساٹھ سال کے بعد نوکری مل سکتی ہے وہ بھی اُن لوگوں کو جنھوں نے

اپنی زمینیں قربان کی ہوں ۔

صرف محکمہ تعلیم کے اساتزہ اور پروفیسر کو اپنی جگہ برقرار چھوڑا

یعنی وہ 60 سال تک نوکری کر سکتا ھۓ وہ اس لئے کہ اس کے پاس

علم ہوتا ہے اور علم دوسرے کو منتقل کرنے سے بڑھتا ہے تو زیادہ

بڑھنے سے زیادہ تجربہ ہوتا ہے جتنا سنئر اُستاد ہوگا طالب علم کو اُتنا

اچھا ہی سمجھائے گا تو رومائسہ نور صاحبہ تم نے روزگار کے بارے

میں پوچھا تھا روزگا کا ہمارے ملک میں کوئی مسئلہ ہی نہیں ھۓ بلکہ

ہمارا زیادہ سے زیادہ روزگار تو محکمہ ذراعت سے ہی مہیا ہوتا ہۓ ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

ادھر ایک بات اور یاد آگئ که حکومت نے ایک اور اچھا کام کیا وہ یه

که ملک کے اندرونی واردات ، معاملات کو کنٹرول کرنا پولیس کا کام

ہوتا ہے جبکه پولیس ہمیشه ناکام رہتی تھی اور اکثر فوج کو وہاں جانا

پڑتا تھا پولیس کی اِس ناکامیوں کی وجه صرف اور صرف یه تھی که

پولیس لوکل تھی یعنی پولیس اور مجرم ایک ہی گاؤں شہر یا پھر ضلعے

کے ہوتے تھے اِس لیے پولیس مجرم سے کتراتے که کہیں ایسا نه ہو که میں

مجرم کو پکڑلوں اور بعد میں وہ مجھے نقصان پہنچاہے یعنی ذاتی

دشمنی سے ڈرتے تھے یا اپنے ضلع کے بڑے بڑے دولتمند چودھری

وڈیروں یا ملّکوں کے دباؤ میں آکر ایمانداری نہیں کر پاتے -

تو اِس صورتِ حال کو دیکھ کر حکومت نے فیصله کیا که پولیس کے

چھوٹے کانسٹیبل سے لیکر بڑے سے بڑے آفیسر تک کو پورے ملک میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

پھیلا دیۓ اور حکم جاری کیا کہ کسی بھی پولیس والے کی نوکری اپنے ضلعے میں نہیں ہوگی بلکہ فوج کی طرح ملک میں اپنے ضلعے سے دور اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیے گی ۔

تو شکر الحمدالله آج پولیس بہت طاقتور ہو چکی ھےاب پورے ملک میں پولیس کی ایسی کوئی کاروائی نہیں جہاں پولیس ناکام ہوگئ ہو اور فوج ملک کے اندر خطرات سے بے غم ملکی سرحدات پر سرحدوں کے دفاع کررہے ہیں وقتاً فوقتاً جنگی مشقیں کررہے ہیں اور نئے نئے ہتھیاروں پر تجربات کر رہے ہیں ۔

ہماری گفتگو ابھی جاری تھی کہ بس یونیورسٹی والے بس سٹاپ پر رُکی

-

0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

لوکل بس سے اُترنے کے بعد موبائل پر رابطہ ہونے کی وجہ سے اے کے صاحب پہلے سے ہی یونیورسٹی کے گیٹ پر موجود تھے ایک دوسرے کو دیکھ کر گلے مل گئے اور مین گیٹ کو پار کرتے ہوئے یونیورسٹی میں سڑک کے ساتھ فٹ پاتھ پر روانہ ہوئے ۔

پیلے کپڑوں کے اوپر کالی جیکٹ پہنے ہوئے اُونچے اونچے سینڈلوں میں رومائسہ کی اندازِ روانی سرباز سے کچھ کہلوا رہی تھی مگر اے کے صاحب یہ موقع ہاتھ دینے والا نہیں تھا کیونکہ اُس نے سرباز کو مسلسل سوال و جواب میں مصروف اپنے ڈیپارٹمنٹ تک پہنچایا ۔

چونکہ پروفیسر اے کے صاحب پشتو کے پروفیسر تھے اسی لیے وہ تینوں پشتو ڈیپارٹمنٹ میں اے کے صاحب کے آفس میں محوِ گفتگو تھے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

یہ میرے پشتو کے پروفیسر ہیں جو میرے رشتہ دار بھی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میرے بہت اچھے دوست بھی ہیۓ اور میں نے یہاں سے ہی پشتو میں ماسٹر کیا ہے سرباز نے رومائسہ کو اپنے میزبان کے بارے میں بتایا ۔

لیکن رومائسہ کے ذہن میں قسماقسم سوالات گردش کر رہے تھے کیونکہ اس کو پتہ تھا کہ اُن کی رہنمائی یہاں سے زیادہ کہیں پر بھی نہیں ہوسکتی اور سرباز کا محدود ساتھ بھی اُس کے ذہن میں تھا کیونکہ شام کو اُس نے چھوڑ کر گاؤں بھی جانا تھا ۔

رومائسہ نے پروفیسر صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ سر ابھی جب ہم آرہے تھے تو میں نے محسوس کیا کہ پوری یونیورسٹی میں کوئی

(c) ketabton.com: The Digital Library

لڑکی نہیں دیکھی اور نہ ہی کوئی بندہ پینٹ پتلون میں دیکھا کیا لڑکے

اور لڑکیوں کیلئے کوئی سپیشل دن مقرر ہے یا کیا وجہ ہے ۔

اے کے صاحب رومائسہ کے مقصد کیمطابق تفصیلاً کہنے لگے کہ ایک

وقت تھا جب پورے ملک کی طرح تعلیم کا نظام بھی کوئی اور تھا لڑکے

اور لڑکیاں اکھٹے کالج اور یونیورسٹیوں میں پڑھتے تھے کالج اور

یونیورسٹیوں میں پڑھنے والوں کی عمر جوانی اور نادانی کی ہوتی ہے

اِسی عمر میں خطائنں ہوتی رہتی ہیں ایسے بہت سے واقعات رونما

ہوئے جو اسلام اور مشرقی کلچر میں ناجائز ہیں بہت سے شریف اور

عزت دار لوگوں نے لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم بند کر دی اور اسی طرح اکثر

لڑکیاں تعلیم سے محروم ہونے لگیں ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

ایسے میں حکومت نے ایک اجلاس بلایا جس میں علمائے کرام اور

محکمہ تعلیم کے دانشور لوگوں کو مدعو کیا جس میں لڑکیوں کی اعلٰی

تعلیم اور مکمل تعلیم کو بہترین بنانے پر غور ، فکر کو کہا ۔

اجلاس ایک کمیٹی کی شکل اختیار کر گیا اور ایک مہینے تک طول پکڑا

مہینے کے بعد جو نتیجہ نکلا اُسی کو عملی جامہ پہنایا تو آج شکر

الحمدللہ پورا ملک ڈاکٹروں سائنسدانوں انجینئروں اور علماءکرام سے

بھرا پڑا ہے ۔

رومائسہ نے اُس نتیجے کے بارے میں پوچھا تواے کے صاحب کہنے لگے

۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

کہ کچھ ترتیبات بنائیں کچھ اضافات کرائے اور کچھ چیزوں کو کم

،زیادہ کردیا سب سے پہلے مضامین مقرر کیے اور ان کو یہ ترتیب دے دیا

-

پہلی کلاس سے لیکر دسویں کلاس تک آٹھ پیریڈ ہونگے اور ایک پیر کا

دورانیہ چالیس منٹ ہوگا یہ ترتیب پہلے بھی اسی طرح تھی لیکن

طریقہ کچھ یوں بنایا کہ ۔

پہلا پیریڈ قرآن پاک کے ناظرے کا ہوگا اور یہ ساتویں کلاس تک 1

ہوگا یعنی ایک بچہ کچی پکی سے لے کر ساتویں تک قرآن پاک ختم

کرے گا ساتھویں کے بعد آٹھویں نویں اور دسویں یعنی اگلے تین سال

اِسی پیریڈ میں سورہ یٰسن سورہ رحمان سورہ واقعہ سورہ تبارک الذی

وغیرہ اور آخری سیپارے کا حفظ کرے گا یہ پیریڈ پہلا پیریڈ اس لیے

(c) ketabton.com: The Digital Library

رکھا تاکہ طالبعلم باوضو ہو کر آئے اور قرآن پاک کے آداب کا خیال ہو چونکہ ہمارے ساتھ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی موجود ہیں جیسا کہ ہندو سکھ اور عیسائی وغیرہ تو غیر مسلم بچوں کو اِسی پہلی پیریڈ میں اپنے اپنے مذاہب کے مطابق مضامین پڑھیں گے دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ طالبعلم کو دو جگہ پر پڑھنے کیلئے نہیں جانا پڑتا بلکہ ایک ہی جگہ دینوی ،دنیاوی تعلیم حاصل کرتے ہیں ۔

2 دوسرا پیریڈ قومی زبان کا پیریڈ ہوگا جیسا کہ ہماری قومی زبان اردو ہے اِسکا طریقہ کار یہ رکھا کہ پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک یعنی پرائمری سکول میں عام سبق یعنی بچوں کی کہانیاں اور نظمیں وغیرہ ہوں گے اور محمد صلی اللہ وسلم کی زندگی کے متعلق سبق پڑھیں گے چھٹی اور ساتھویں میں اردو گرامر سکھائیں گے آٹھویں نویں اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

دسویں میں معاشرتی علوم، جغرافیه پڑھیں گے اور وہ بھی اردو زبان

میں تاکه طالب علم اردو کے ساتھ ساتھ تاریخ وجغرافیه بھی سیکھ

سکے اسی طرح معاشرتی علوم کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی ۔

3 تیسرا پیریڈ مادری زبانوں کا ہوگا جیسا که ہمارے ہاں پشتو سندھی

بلوچی پنجابی وغیرہ اِسکا بھی طریقه کار وہی اردو کی طرح ہوگا یعنی

پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک بچوں کی کہانیاں اور نظمیں اور

حضرت محمد صلی الله علیه وسلم کی زندگی کے متعلق سبق پڑھیں گے

چھٹی اور ساتھویں میں مادری زبانوں کی گرائمر آٹھویں نویں اور

دسویں میں احادیث پڑھائیں گے جبکه غیر مسلم بچوں کو اُن کے

مذہب کے مطابق مضامین پڑھیں گے اور وہ بھی اپنے مادری زبان میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

اِسی طرح طالبعلم مادری زبانوں میں لکھائی پڑھائی بھی نہیں بُھولے گا

اور احادیث بھی سیکھیں گے ۔

چوتھا پیریڈ انگریزی کا ہوگا اِس پیریڈ میں کچی پکی سے دسویں تک 4

انگریزی پڑھیں گے لیکن انگریزی کتابوں میں گرائمر کے ساتھ ساتھ

عالمی تاریخ و جغرافیه اور ملکی تاریخ وجغرافیه پڑھائیں گے وہ بھی

انگریزی زبان میں تاکه طالب علم انگریزی کے ساتھ ساتھ معاشرتی

علوم کی بھی کمی محسوس نه کرے ۔

پانچواں پیریڈ ریاضی کا ہوگا جو کچی پکی سے لے کر دسویں تک 5

پڑھیں گے ۔

چھٹا پیریڈ جنرل سائنس کا ہوگا جو کچی پکی سے لے کر دسویں تک 6

پڑھیں گے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

ساتواں پیریڈ کچی پکی سے لے کر پانچویں تک پہاڑے ، وضو کے فرائض 7 اور سنت، نماز کے فرائض اور سنت اور نماز پڑھیں گے غیر مسلموں کوبھی پہاڑے وغیرہ اور چھٹی جماعت سے دسویں تک میڈیکل کے متعلق ہوگا یعنی ابتدائی طبی امداد کے متعلق پڑھیں گے ۔

آٹھواں پیریڈ کچی پکی سے لےکر پانچویں تک کا نہیں ہوگا یعنی 8 پرائمری سکول کے سات پیریڈ ہوں گے جبکہ چھٹی جماعت سے دسویں تک اختیاری مضامین ہوں گے جیسا کہ بجلی آرٹ ذراعت وغیرہ ۔

مندرجہ بالا پہلے سات پیریڈ لازمی ہونگے جبکہ اٹھواں پیریڈ اختیاری ہوگا طالب علم جب دسویں میں پہنچ جائے تو بچے کے اساتذہ ان کے والدین کو ایک فارم بھیجیں گے جس بچے کی جس چیز میں زیادہ دلچسپی ہوگی والدین وہی چیز اُس فارم میں لکھیں گے تو اُن کے استاد

(c) ketabton.com: The Digital Library

اُس کے شوق کے مطابق آگے یونیورسٹی میں بھیجے گا کالجوں کو بالکل

ختم کر دیا گیا موجودہ کالجوں کو بھی یونیورسٹیوں میں تبدیل کر دیا

گیا اور یونیورسٹیوں کو بڑھا بھی دیا یعنی طالبعلم دسویں کے بعد

سیدھا یونیورسٹی میں جائے گا ۔

یونیورسٹیوں میں ہر مضمون اور ہر کام کے متعلق ڈیپارٹمنٹ بنائے گئے

کچھ ڈیپارٹمنٹ تو پہلے سے جگہ بجگہ موجود تھے جیسا کہ ۔

بیالوجی سائنسس، انسٹیٹیوٹ کمیونیکیشن انفارمیشن ٹیکنالوجی،

معاشیات و سیاسی اقتصادیات، فزیکل ایجوکیشن ، میتھس ، فزکس ،

ایگریکلچر اکنامکس ، کمسٹری ، ہارٹیکلچر ، جرنلزم ، آرٹس ، بزنس

ایڈمنسٹریشن ، عربی و اسلامیات ، کامرس ، میڈیکل سائنس ،

فارمسٹ فارماسوٹیکل کمیسٹری ، الیکٹریکل انجینئرنگ ، ٹیلی

(c) ketabton.com: The Digital Library

کمیونیکیشن ، اردو ،اور مادری زبانوں کی ڈیپارٹمنٹ یہ سارے

ڈیپارٹمنٹ پہلے ہر یونیورسٹی میں میسر نہیں ہوتھے تھے بلکہ کوئی

کوئی ہوتے تھے تو اس کو بھی ہر یونیورسٹی میں لازم قرار دے دیا ۔

اور کچھ نۓ ڈیپارٹمنٹ بھی قائم کر دیئے یہ نۓ ڈیپارٹمنٹ کالجوں یا

مرکزوں کی شکل میں جگہ جگہ موجود تھے لیکن ہر یونیورسٹی میں

نہیں اب ہر یونیورسٹی میں قائم ہے جیسا کہ ۔

ڈرائیونگ ڈیپارٹمنٹ ۔اِس ڈیپارٹمنٹ میں ہوائی جہازوں کے پائلٹ

بحری جہازوں کا کپتان ریل گاڑنوں کی ڈرائیونگ حتیٰ کہ چھوٹے گاڈی

اور موٹر سائیکل ڈرائیونگ کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے ۔

اسلام ڈیپارٹمنٹ یہ ڈیپارٹمنٹ بڑا اہم ڈیپارٹمنٹ اس ڈیپارٹمنٹ 2

میں طالب علم کو علمِ دین سکھایا جاتا ہے یعنی عالم دین اور مفتی

(c) ketabton.com: The Digital Library

یہاں سے فارغ ہوتے ہیں ایک ہی یونیورسٹی سے انجینئر ڈاکٹر سائنسدان

اور مفتی عالم ایک ساتھ فارغ ہوتے ہیں ہاں اس ڈیپارٹمنٹ کا تعلق

بقایا یونیورسٹی سے تھوڑا الگ ہوتا ہے یعنی اس کا رُخ ،دروازہ علیحدہ

ہوتا ہۓ تاکہ ماحول پر بُرا اثر نہ پڑے -

ذرعی ڈیپارٹمنٹ ۔اس ڈیپارٹمنٹ میں زراعت کے متعلق پڑھایا جاتا 3

ہے -

سیاسی ڈیپارٹمنٹ ۔ اس ڈیپارٹمنٹ میں سیاست اور مُلک کو چلانے 4

کے بارے میں پڑھایا جاتا ہۓ -

لاء ڈیپارٹمنٹ ۔اِس ڈیپارٹمنٹ میں قانون کے بارے میں پڑھایا جاتا 4

ہے -

(c) ketabton.com: The Digital Library

حیوانات ڈیپارٹمنٹ ۔اس ڈپارٹمنٹ میں جانوروں کے بارے میں 5

پڑھایا جاتا ہے ۔

ٹیکنیکل ڈیپارٹمنٹ ۔اس ڈیپارٹمنٹ میں طالبعلم کو ہنر سکھائے جاتے 6

ہیں جیساکه کپڑوں کی سلائی چپل بنانا لوہار کا کام ترکھان کا کام

عمارتوں کا مستری کا کام گاڈیوں کی مستری کا کام ائرکنڈیشن فریج

وغیره کے بنانے کا کام وغیره وغیره ۔

مندرجه بالا تمام ڈیپارٹمنٹ اب ہر یونیورسٹی میں لازمی ہوتے ہیں اور

یونیورسٹیوں کو بھی بڑھا دیا ہر 30 کلومیٹر پر ایک یونیورسٹی قائم ہے

تاکه طلباء کو دور دور جانا نه پڑے اور آجکل کوئی اسپیشل یونیورسٹی

نہیں ہے بلکه ہر یونیورسٹی سپیشل یونیورسٹی ہے آج کل پورے ملک

کی تعلیم ایک طرح کی ہوتی ہے اور طلباء سے کوئی کسی قسم کی گاڈی

(c) ketabton.com: The Digital Library

کرایه بھی نہیں لیتا ہر سواری کی گاڑی میں تین سیٹیں سپیشل طلباء سیٹس ہوتی ہے ۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک اور تبدیلی لائی گئی وہ یہ کہ تمام پرائمری سکولوں میں زنانہ استانیہ مقرر کیۓ یعنی پورے ملک میں لڑکے اور لڑکیوں کا کوئی علیحدہ پرائمری سکول نہیں ہے بلکہ بچے اور بچیاں ایک ہی پرائمری سکول میں پڑھتے ہیں جن کے استانیہ ہوتی ہیں کیونکہ چھوٹے بچوں کو مرد کے مقابلے میں عورت بہت اچھے طریقے سے سمجھا سکتی ہیں ۔

اسی طرح پرائیویٹ سکول خود بخود ختم ہو گئے کیونکہ جب سرکاری تعلیم مفت اور اعلٰی ہو تو لوگ پرائیویٹ سکولوں میں کیوں جائیں بہت ساری دولت بھی لگتی ہے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

رومائسه نے بےصبری مظاہرہ کرتے ہوئے پروفیسر اے کے صاحب سے

پوچھا کیا کہ میں نے لڑکیوں کے بارے میں پوچھا اُسکا جواب ابھی تک

نہیں ملا ۔

اے کے صاحب نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا رومائسه

صاحبه میں آپ کے سوال کے جواب کی طرف آ رہا ہوں دراصل میں

تمہیں پوری تفصیل کے ساتھ سمجھا رہا ہوں تاکه تمہیں کسی قسم کے

سوال کی ضرورت نه پڑے ۔

پھر حکومت نے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ یونیورسٹیاں

بنوائیں ایک وقت تھا جب ملک میں زنانه آستانی زنانه پروفیسر زنانه

ڈاکٹر زنانه پائلٹ اور تعلیم یافته عورتیں کم اور مرد زیادہ ہوتے تھے

مگر اب وہ وقت آ چکا تھا که ملک میں تعلیم یافته اور باصلاحیت

(c) ketabton.com: The Digital Library

عورتوں کی کمی نہیں تھی تب حکومت نے عورتوں کے لئے ہر چیز علیحدہ علیحدہ بنا لی تعلیم حاصل کرنے کا شعبہ تو ایک طرف ہر ادارے میں عورتوں کے لیے علیحدہ برانچیں بنا لیں جیسا کہ بینکوں میں پہلے مرد اور عورتیں اکھٹا کام کرتے تھے لیکن آجکل علیحدہ علیحدہ برانچ ہیں ۔

شناختی کارڈ بنانے کے دفتر میں بھی اس طرح ایک باپردہ عورت کی جب تصویر لینی ہوتی تو پرائے مردکے سامنے اپنا نقاب اٹھاتے مگر آج کل علیحدہ برانچیں ہیں مردوں کے شناختی کارڈ مردوں کے برانچ میں اور عورتوں کی شناختی کارڈ عورتوں کی برانچ میں اسی طرح مردوں کیلئے مرد ڈاکٹر اور عورتوں کے لیے علیحدہ عورت ڈاکٹر حتیٰ کہ پورے ملک میں عورتوں کے لیے علیحدہ دفاتر قائم ہوئے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

تو آج کل کوئی بھی آدمی اپنی عورت کے باہر جانے سے ڈرتا نہیں اور نہ ہی کوئی بےعزتی کا خوف محسوس کرتا ہے بلاجھجک ہر بچی تعلیم حاصل کرنے اور ضروریات زندگی کے لیے گھر سے باہر جا سکتی ہے ۔

دوسری بات جو آپ نے پوچھی تھی کہ یہاں کوئی بھی پینٹ پتلون میں نہیں دیکھا بلکہ ہر کوئی روایتی شلوار قمیص میں پھرتا رہتا ہۓ ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ محکمہ ادب و ثقافت نےایک تجویز حکومت کو پیش کر دی ۔

تو صدر صاحب جو ایک دیانتدار ایماندار نیک نیّت اور اپنے ملک کا وفادار تھا اُس نے اِس تجویز پر غور و فکر کرنے کے بعد عملدرآمد کرنے کا حکم دیا اور آج شکر الحمد اللہ پورے ملک میں ہماری زبان اور ادب برقرار ہے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اتنے میں اے کے صاحب کے موبائل پر گھنٹی بجی دیکھا تو ان کی اہلیه

تھی کھانے کی اطلاع دے رہی تھی که تیار ہے اُس نے آنے کا کہا اور

موبائل بند کیا ۔

اے کے صاحب اُٹھ کھڑے ہوکر سرباز اور رومائسه کو بھی آنے کا کہا

که چلو کھانا تیار ہے سرباز نے موءدبانه طریقے سے کہا که اس تکلف کی

کیا ضرورت تھی بہرحال وہ تینوں وہاں سے روانه ہوئے

0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

0چونکه اے کےصاحب یونیورسٹی ھی کے سرکاری کوارٹر میں رہ رہے تھے اور اُن کی اہلیہ محکمہ بجلی میں ڈیموں کے کسی دفتر میں ایک بڑے پوسٹ پر تعینات تھی اور اِسی شہر میں اِسکی ڈیوٹی تھی اِسی لیۓ دونوں یہاں پر ہی رہے تھے تو جلد ہی وہ تینوں گھر پہنچ کر چھوٹی سی بیٹھک میں بیھٹے ہوئے تھے ۔

اے کے صاحب کی اہلیہ بشریٰ بی بی جو رشتے میں سرباز کی سب سے چھوٹی خالہ تھی سرباز اور رومائسہ کو ایک ساتھ دیکھ کر خوشی سے خود بخود اُس کی مسکان نکلتی تھی ۔

وہ سمجھ رہی تھی کہ شاید سرباز نے اپنے لئے لڑکی ڈھونڈلی ہۓ اور ویسے بھی اُس کے نظرمیں یہ جوڑی بہت اچھی تھی اگر رومائسہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

حسین تھی تو سرباز بھی کسی سے کم نہیں تھے خالہ جان چلتے پھرتے

کھانا لگانے کیساتھ ساتھ رومائسہ سے باتیں بھی کرتی تھی جبکہ

رومائسہ حسبِ عادت اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے سرباز کو دیکھ

کر مسکرا جاتی تھی جِس سے سرباز کی چاھت میں بھی اضافه ھوتا

جارھا تھا .

کھانے کے دوران رومائسه نے اے کے صاحب سے وہی پچھلا سوال

دہرایا ۔

اے کے صاحب شفقت آمیز لہجے میں مسکرایا ۔

رومائسه نور بیگم تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے کیونکه اتنی گھریلو

ماحول میں جہاں لوگ باہر کی ماحول سے تھک کر سب کچھ بھول کر

(c) ketabton.com: The Digital Library

آرام کرتے ہیں اور اپنے آپ کو خوشی دے رہے ہوتے ہیں وہاں پر بھی

تمہیں اپنا مقصد یاد ہے ۔

اچھا تو محکمه ادب و ثقافت کی تجویز یه تھی که ہمارا ملک جو

مشرقی تہذیب و ثقافت کا ایک بے مثال نمونه ہے اور یه صدیوں سے

چل کر آرہا ہے اگر تہذیب ثقافت ، زبان کو ہم برقرار رکھیں گے تو ہم

دنیا میں ایک قوم کہلائیں گے ورنه ہم گمنام ہو جائیں گے ہماری

پہچان ختم ہو جائے گی اور جب دنیا میں ہماری پہچان نہیں ہوگی تو

ہم جانوروں کی مانند ہو جائیں گے دنیا میں اپنی پہچان قائم رکھنے کے

لیۓ قوم بہت ضروری ہے اور قوموں کو برقرار رکھنے کے لیے قوم کو

تہذیب زبان ، ثقافت برقرار رکھنا بہت ضروری ہے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

تو یہاں کچھ اِس طرح کا ہی شروع تھا جس سے ثقافت، زبان ،تہذیب ، تمدن مرنے کے قریب تھے مثلاً اپنے آپ کو باشعور اور تعلیم یافته دکھانے کے لئے پتلون پہننا تاکه لوگ یه سمجھے که بنده تعلیم یافته ہے کیونکه انگریز پینٹ پتلون پہنتے ہیں تو لوگوں کویه لگا که شاید پتلون پہننے سے انسان تعلیم یافته لگتا ہے حلانکه پتلون پہننے سے انسان بے پرده ہوجاتا ہے انسان کے وه اعضاء جسکو چھپانا چاہیے پتلون پہننے سے صاف ظاہر ہوتے ہیں جس سے ہر قسم کا اندازه لگایا جاسکتا ہے جو بے حیائی کی علامت ھے ۔

یہی حال زبانوں کا بھی تھا قومی اور مادری زبانوں کا تو بیڑہ غرق ہونے کو تھا جوبھی اردو زبان میں گفتگو کرتا تو اس میں جگه جگه انگریزی الفاظ دبا دیتے تھے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اِس طرح یہ کام زور پکڑتا گیا تو ایسا وقت بھی آگیا کہ کوئی عام آدمی اردو کی گفتگوکو سمجھنے سمجھانے سے قاصر رہتا تھا کیونکہ گفتگو میں آدھے سے زیادہ الفاظ انگریزی زبان کے ٹھوس دیتے تھے اور نوجوان نسل تو بات سمجھانے کے لیے بھی انگریزی کا استعمال کرتے تھے کیونکہ اردو تو اُنکو آتی نہیں ہوتی تھی اور یہی حال مادری زبانوں کا بھی تھا ۔

میں ایک مثال دیتا ہوں ایک اردو ڈرامے میں اس طرح اردو بولی جاتی تھی

کم آن ڈیڈ اِس جاب میں میری سیلری بہت کم ہے اور یہ میری اِنسلٹ ہے حالانکہ میرا ایکسپیرینس بہت ہے اور دوسری یہ کہ میں زندگی کو انجوائے کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں میری میرج ہو کیونکہ ایک میل فیمیل کے بغیر ادھورا ہے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

تو اُس وقت حکومت نے حکم جاری کیا کہ ملک میں فوج پولیس اور

سیکورٹی اداروں کے علاوہ کوئی بھی پینٹ پتلون نہیں پہنے گا اگر کسی

کو پتلون پہنتے ہوئے پکڑے تو اُس کو سزا دی جائے گی اور تمام لوگ

جب اردو بولیں گے تو خالص اردو بولیں گے ٹی وی چینلوں، اخباروں ،

اور ریڈیو کو بھی حکم جاری کیا کہ اگر کسی بھی اردو گفتگو میں کسی

کو بھی ایک لفظ انگریزی کا بولتے ہوئے پکڑا گیا تو اُس کو سخت سزا

دی جائے گی ۔

اُدھر محکمہ تعلیم میں نصاب بنانے والوں کو بھی خبردار کیا کہ اس

بات کو زیر نظر رکھ کر نصاب بنایا جائے ۔

جسکو انگریزی بولنے کا شوق ہو بےشک وہ پوری گفتگو انگریزی میں

کرلیا کریں اور یہی حکم مادری زبانوں کیلۓ بھی جاری کیا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

تو آج کل ہمارے دفتری کام بھی دو زبانوں میں ہوتے ہیں اردو اور انگریزی ہر چیز کی دو کاپیاں ہوتی ہے ایک اردو میں دوسری انگریزی میں تاکہ دنیا کے ساتھ رہ کر بھی ہم اپنی زبان نہ بھولیں ۔

یہ بات ٹھیک ہے کہ ماہرین لسانیات نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ ساری دنیا کے لوگ ایک ہی زبان بولیں گے یعنی ایک دوسرے کی بات کو سمجھیں گے لیکن جہاں تک ہو سکے ہم اپنی زبان کا دفاع کریں گے ۔0

0کھانے کے دوران ظہر کی اذان بھی ہوچکی تھی تو اس لئے کھانے کے فوراً بعد سرباز اور پروفیسر اے کے خان نماز کیلئے مسجد میں چلے گئے تھے جبکہ بشریٰ خالہ برتن سنبھالنے کے بعد کیچن ہی میں کسی کے ساتھ موبائل فون پر باتوں میں لگ چکی تھی ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

تو رومائسه نے اکیلے میں میز پر پڑے ریموٹ کو اٹھایا اور ٹی وی چلایا دیوار پر لگے ٹی وی شیشے پر کوئی ڈرامه شروع تھا چینل بدلا تو بچوں کا کارٹون نظر آیا پھر بدله تو اسلامی واقعات پر مبنی کوئی پروگرام چل رہاتھا ایک دفعه پھر بدلا تو فٹبال کا میچ دیکھنے کو ملا برداشت نه ہوا تو دوسرا چینل لگایا یہاں کسی علاقے کی جغرافیه کے بارے میں معلوماتی پروگرام چل رہاتھا ۔

رومائسه اسی پروگرام میں مگن تھی که سرباز بھی پہنچ گیا میز پر پڑے ریموٹ کو جب سرباز نے اُٹھایا تو ایک پشتو چینل لگایا یہاں سرباز کا پسندیده پروگرام بزم مشاعره شروع تھا ۔

سرباز نےرومائسه کو نماز کے لیے کہا تو رومائسه بھی وضو نماز کے لئے دوسرے کمرے میں بشریٰ خاله کے پاس گئی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

مشاعرہ کسی بڑے ہال میں منعقد ہوا تھا شرافت علی شاھد صاحب

اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہے تھے مشاعرے کی صدارت

عبدالرحیم مجذوب صاحب کر رہے تھے جبکہ سٹیج پر بیٹھے لوگوں

میں درویش دورانی صاحب نعیم آزاد صاحب اباسین یوسفزے صاحب

اسیر منگل صاحب عبدالباری جہانی صاحب عبدالغفور لیوال صاحب

مُلا عبدالهادی صاحب جاوید احساس صاحب نادرخان علیل صاحب

کلیم الحق کلیم صاحب اور شہاب الدین طوفان صاحب شامل تھے ۔

شعراءِ کرام آتے اپنا کلام سناتے سامعین سے داد لیتے اور اپنی اپنی سیٹوں

پر جا کر بیٹھتے تھے نئے دور کی نئی انداز میں شاعری سننے کو ملی اور

کسی سے بھی کوئی روایتی شاعری نہیں سُنی اور نہ ہی دہشت گردی

سے دہشت زدہ حالات و واقعات شعر کے زبان میں سُنے بلکه تمام

(c) ketabton.com: The Digital Library

شاعری جدید ٹیکنالوجی اور جدید تخلیقات کا سندیسہ دینے کا کردار ادا کر رہی تھی ایک ایک شعر میں محبت بھائی چارہ متحد رہنا اور جدید سے جدید تر ہونے کا سبق ملتا تھا ۔

رومائسہ نے آتے ہی سرباز سے سوال کیا کہ نماز سے پہلے جب میں ٹی وی چینلوں کو دیکھ رہی تھی تو یہاں کے سارے چینلوں پر مجھے کوئی سیاسی تجزیہ نظر نہیں آیا حالانکہ ہمارے ملک میں تو ہر چینل پر ملکی سیاست کے تجزیے ہوتے رہتے ہیں ۔

سرباز نے ٹی وی بند کر کے رومائسہ کی طرف پیار سے دیکھا غالباً وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ کہہ رہا تھا اور شاہد رومائسہ سمجھ بھی گئی تھی اسی لئے تو بال پوائنٹ کو ہاتھ اور دانتوں میں پکڑ کر پاوں کےاوپر پاؤں ہلاتے ہوئے مسکرا بھی رہی تھی ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

ایک دفعه پھر سرباز نے بالوں کو پیچھے کی طرف کُھجلاتے ہوئے کہا

که ایک دور تھا جب ہمارے ملک میں دہشت گردی عروج پر تھی اور

آئے روز بم دھماکے ہوا کرتے تھے کہیں پر نامعلوم افراد کی طرف سے

فائرنگ ہوتی تھی تو کہیں پر خودکش حملے ہوتے کبھی گیس پائپ

لائنوں کو اُڑا دیا جاتا تو کبھی ریل کی پٹریوں کے نیچے بم پھٹاتے جاتے کہیں

سے لوگوں کو غائب کر کے اُن کی مسخ شدہ لاشوں کوسڑکوں پر پھینکتے

تو کہیں کہیں بچوں پر زیادتی کے واقعات رونما ہوتے ۔

اور یه سب کام دشمن کے بنائے ہوئے منصوبوں کے تحت ہوتا تھا تو اس

میں دشمن کو جتنی آسانی آزاد میڈیا سے ہوتی دوسرے ذریعوں سے

نہیں ہوتی مثلا دشمن اپنے ہی وطن عزیز کے کسی فرد کو بہت ساری

دولت کا لالچ دے کر دہشت گردی کی واردات کرواتے تھے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اسی وارداتوں کے دوران ملک کا غیرضروری میڈیا پہنچ جاتا اور واقعہ

کو کیمرہ بند کر کے اپنی مرضی کے مطابق رپورٹ تیار کر کے اپنے اپنے

چینلوں پر دنیا کو دکھاتے رہتے اور دشمن دور بیٹھ کر یہ تماشہ دیکھتے

اور مزے اٹھاتے اُس کو جب ٹی وی پر تسلی ہو جاتی کہ کاروائی ہوچکی

تب وہ اُس شخص کو بہت ساری دولت سے نوازتے جس کو کاروائی کے

لیے بھیجا ہوتا ۔

دوسری طرف سیاسی پارٹیوں کا دنگل چل رہا تھا ہر پارٹی نے ایک ایک

چینل خرید رکھا تھا یعنی جو چائنل جس پارٹی کا ہوتا تھا اس پارٹی کی

تمام اچھائیاں دکھاتا اور برائیاں چھپاتا رہتا تھا اور دوسری پارٹیوں کی

تمام برائیاں دکھاتا اور اچھائیاں چھپاتا رہتا تھا یہی حال تمام پارٹیوں

اور چینلوں کا ہوتا تھا جو کہ غیبت کے علاوہ کوئی بات ہی نہیں کرتے

(c) ketabton.com: The Digital Library

تھے ایک تماشا بنا ہوا تھا ساری دنیا ہمارا تماشا دیکھتی اور ہم پر طنز کر کے ہنستی رہتی تھی اِدھر قوم کو بھی کشمکش میں رکھا ہوا تھا لوگ حیران تھے کہ کون ٹھیک ہے کون غلط ۔

تو اُس وقت کی حکومت نے یہ حکم جاری کیا کہ ملک میں تمام چینل اپنی مرضی کے مطابق خبریں اور سیاسی تجزیئے نہیں کرے گا بلکہ بالکل کرے گا ہی نہیں کونکہ اِس کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی کوئی فائدہ ہے سوائے شر کے ۔

ایک رپورٹر پانچ سو روپے کے عِوض اپنی من پسند رپورٹ تیار کرتا ہے آگے کیا ہوگا کیا نہیں کیا حقیقت ہے کیا جھوٹ ہے اس کی پروا نہ کرتے ہوئے چینل پر چلا دیتا تھا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

مُلک کا ایک ہی ٹی وی چینل ہوگا جو خبریں سنائے گا وہ بھی حکومت کی نگرانی میں یہ خبریں نو بجے سے ساڑھے دس بجے تک ہوں گی اور یہ خبریں تمام ٹی وی چینل اسی سرکاری ٹی وی چینل سے براہ راست چلائیں گے ۔

اسی طرح ہر ٹی وی چینل پر بھی یہی خبرنامہ چلتا رہے گا بقایا وقتوں میں تمام چینل اپنی مرضی کے مطابق پروگرام چلائیں گے سوائے خبروں اور سیاسی تجزیوں کے ۔

کسی کو بھی غیر سرکاری چینل پر سیاسی گفتگو کرتے ہوئے پکڑے جانے پر تو اس کو کڑی سے کڑی سزا دینے کا قانون بنایا خبریں اور سیاسی بات صرف اور صرف سرکاری ٹی وی چینل کو اجازت ہوگی وہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

بھی ہر کوئی نہیں کرے گا بلکه حکومت کا کوئی ذمه دار شخص وزیر

ممبر قومی، صوبائی اسمبلی اور حزب اختلاف کے ارکان ۔

ہاں ایک بات اور وہ یه که عام آدمی اپنی کوئی بھی تکلیف یا اپنے علاقے

کی ضرورت ہر ٹی وی چینل پر ریکارڈ کر سکے گا لیکن اس پر تبصرہ کرنے

کی کسی کو بھی اجازت نہیں ۔

تو آج شکرالحمدللہ ہمارے ملک میں دہشت گردی کا کوئی نام و

نشان نہیں ہے بلکه امن وامان اور پرسکون ماحول عام ہو گیا ہے لوگ

خوشی خوشی اپنے اہل وعیال کے ساتھ کدھر بھی جاسکتے ہیں کوئی

خطرہ نہیں کوئی ڈر نہیں کوئی کشمکش نہیں ۔

اور دشمن بھی اپنے اپنے ارادوں میں ناکام کیونکه اُن کو پته ہی نہیں چلتا

که یہاں کیا ہوا اور کیا نہیں اور دوسری بات یه که دشمن کو ہمارے

(c) ketabton.com: The Digital Library

چھوٹے چھوٹے مسائل کا پتہ ہی نہیں چلتا اور اُن کو زخم پر نمک چھڑکنے کے کام کا موقع ہی نہیں ملتا بلکه گھر کی بات گھر ہی میں رہ جاتی ہے اور مسئله حل ہوجاتا ہے کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی که کچھ ہوا یا نہیں اِتنے میں بُشریٰ خاله بھی آکر گفتگو میں شامل ہوئی

0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

رومائسه نے بشریٰ خاله کو مخاطب کر کے کہا که چونکه تمہارا تعلق بجلی سے ہے اور میں نے تاریخ کی کتابوں میں یه بھی پڑھا ہے که اس ملک میں بجلی کا بہت بڑا بحران ہو کر گزرا ہے اور اب یه ملک ایک ترقی یافته ملک ہے تو کیسے نمٹے تم لوگ اور کیسے کنٹرول کیا ذرا تفصیل سے سمجھائیں گے ۔

بشریٰ خاله نے سرباز اور رومائسه کو چائے کی پیالیاں پکڑا کر کہنے لگی واقعی یه ملک لوڈشیڈنگ کا شکار ہو چکا تھا لوڈشیڈنگ کی انتہا ہوگئی تھی ایک گھنٹه بجلی آتی تھی اور چار گھنٹے غائب رہتی تھی ۔ وہ جو ایک گھنٹه آتی وہ بھی نه ہونے کے برابر ہوتی تھی اتنی کم ہوتی که موبائل بھی چارج نہیں کیا جاسکتا تھا آخر کار لوگ تنگ ہو گئے اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِل جمع کرنے سے انکار کر دیا ایسے میں بجلی والے آجاتے اور بجلی کاٹ

دیتے کوئی اُس کو تھوڑی سی رشوت دے جاتے تو اُسکی نہیں کاٹتے اور

جِسکی کاٹتے وہ دوبارہ چوری چوری کُنڈے لگواتے کسی کو چوری پر

پکڑتے تواُسکو سزا بھی ہو جاتی بہرحال عوام بہت تنگ ہوکر سڑکوں

پر نکل آئی بات حکومتی ایوانوں تک پہنچ گئی ۔

حکومت نے ایک کمیٹی تشکیل دی اُس کمیٹی نے بہت غور و فکر کے

بعد ایک تجویز بنائی اور حکومت کو پیش کی حکومت نے اُس تجویز پر

کام شروع کیا وہ کام دو تین سالوں میں مکمل ہوگیا اورآج اللہ کا لاکھ

لاکھ شکر ہے کہ پورے ملک میں دو منٹ کے لیے بھی بجلی نہیں جاتی

اچھا خالہ جان اُس تجویز کی تفصیل ذرا بتائیں اور تمہاری گفتگو سے

(c) ketabton.com: The Digital Library

رشوت یاد آئی یه ہمارے ملک میں بھی بہت ہے اِس سے کیسے خلاصی

ہوئی اِس مُلک کی ؟

تجویز یه تھی رومائسه بیٹی که سب سے پہلے تو علیحده ایک ڈیم

بنایاجاۓ جس سے بنائی ہوی بجلی صرف اور صرف مِلوں فیکٹریوں اور

کارخانوں تک محدود رکھے اُس کے بعد موجوده ڈیموں سے بنائی ہوئی

بجلی اُس شہروں دیہاتوں اور قصبوں تک محدود رکھنا جہاں یه بجلی

24 گھنٹے کیلئے موجود رہے یعنی جہاں تک سالہا سال یه بجلی پہنچ

سکتی ہو ۔

جو علاقے ره جائیں اس میں جہاں جہاں نزدیک کوئی نہر گُزرتی ہو

وہاں وہاں نہروں کے اوپر چھوٹے چھوٹے ڈیم بنائیں جائیں اُس سے بھی

کچھ علاقوں تک بجلی پہنچ جائیگی ۔ وه بھی چوبیس گھنٹے موجود

(c) ketabton.com: The Digital Library

رہے گی اور جو علاقے اُس سے بھی رہ جائیں وہاں ہر گاؤں اور شہر کے لیے علیحدہ علیحدہ شمسی توانائی یعنی سولر پاوروں سے چھوٹے چھوٹے بجلی گھر بنائیں اِس طریقے سے سب کو بجلی میسر ہوجائے گی ۔

اِس کی بل ادائگی کا طریقہ کار یہ رکھا کہ چار سال تک فی گھر اور فی دکان ایک ہزار روپے بل دے گی مِلوں اور فیکٹریوں کے علاوہ فیکٹری اور مِلوں والے خرچے کے مطابق بل ادا کرے گی چار سال کے بعد تمام میٹر کمپیوٹرائز کیے جائیں گے جس کا طریقہ کار موبائل ریچارج کی طرح ہوگا یعنی کارڈ لوڈ کریں گے یا ایزی لوڈ کریں گے پھر جتنامرضی بجلی خرچ اس کے ساتھ حکومت گھروں کو ایک پیکج کرے خود ہی بُھکتائیں ۔ دے گی اُس پیکج میں حکومت گھروں کوایک سو یونٹ تک کی بجلی مفت دے گی اور اس سے آگے کا خرچہ گھر والے خود اٹھائیں گے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

تو اس کام کیلئے حکومت کے ساتھ اتنا پیسہ نہیں تھا جس سے یہ کام سرانجام دے سکے تو حکومت نے اس کارِخیر کیلئے تمام سرکاری ملازمین اور پنشنیرز حضرات سے ایک ایک تنخواہ بطورقرض مانگ لی جو تمام لوگوں نے بخوشی قبول کر لی .

قرض لینے کا طریقہ کچھ یوں تھا کہ یہ قرضہ ہر سرکاری ملازم اور پنشنیّر چار قسطوں میں دے گا مثلا جس کی تنخواہ چالیس ہزار روپیہ ہے تو اس سے پہلے مہینے دس ہزار کاٹیں گے دوسرے مہینے دس ہزار تیسرے مہینے دس ہزار اور چوتھے مہینے بھی دس ہزار کاٹیں گے تاکہ ملازم کے گھر کا چولہا ہی نہ بجھ سکے اور اُس کو محسوس بھی نہ ہو قرض کی ادائیگی کا طریقہ یہ رکھا کہ حکومت یہ قرضہ تمام سرکاری ۔ ملازمین کو اگلے چار سالوں میں ادا کرے گی مثلاً چار سالوں میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

اڑتالیس مہینے ہوتے ہیں ملازم کی لی ہوی تنخواہ اڑتالیس مہینوں پر

تقسیم کرے گا فی مہینہ جتنا آگیا وہی پیسہ ملازم کو ہر مہینے ملے گا

مطلب بجلی سے آہستہ آہستہ کمایا ہوا پیسہ قرض دینے والے کو

آہستہ آہستہ چار سالوں میں ادا ہوجائے گا

رومائسہ نے رشوت کے بارے میں جب دوبارہ پوچھا تو بشریٰ خالہ

کہنے لگی ۔

ہاں یہ گند ہمارے ملک میں بہت پھیل چکا تھا ہر ادارہ رشوت کے

بغیر کام نہیں کرتا تھا جِس دفتر میں کسی کا بھی کوئی کام پڑ جاتا تو یا

تو رشوت دینی پڑتی یا پھر مہینوں اور سالوں انتظار کرنا پڑتا اور کسی

غریب کا تو کوئی کام رہ بھی جاتا یہاں تک کہ سرکاری ملازمت میں جانے

(c) ketabton.com: The Digital Library

کے لیے بھی بہت زیادہ رشوت دینی پڑتی تھا اور تو اور قومی،صوبائی

ممبر بھی بہت سارج دولت لیکر اپنے آپ کو بیج دیتے ۔

جس کے ساتھ پیسہ ہوتا اسکو تو نوکری مل جاتی لیکن جو غریب

ہوتا وہ بیچارہ رہ جاتا غریب غریب تر ہوتا اور امیر امیر تر بنتا ۔

اس کا زیادہ اثر بچوں کی تعلیم پر پڑتا تھا کیونکہ اُن کو پتہ ہوتا تھا کہ

قابلیّت تو یہاں چلتا ہی نہیں بلکہ دولت چلتی ہے تو کیوں اپنا وقت

برباد کریں اور پڑھنے پر توجہ دیں نوجوانوں کے دماغ میں ہروقت پیسہ

جمع کرنے کی تجویزیں ہوتی تھی تاکہ مستقبل میں جا کر کسی کو یہی

تو رومائسہ صاحبہ یہ سب پیسہ دےدوں اور نوکری خرید سکوں ۔

کچھ حکومت کی نظر میں تھا آخر کار حکومت نے تین ادارے یعنی

(c) ketabton.com: The Digital Library

خُفیه ایجنسیاں بنوائیں بلکه ادارے تو پہلے سے موجود تھے صرف اس

کی ڈیوٹیاں بدلوائیں اور ترتیب بدلی ۔

پہلے ادارے کو پورے ملک میں پھیلا دیا اس کی ڈیوٹی یه لگائی که ہر

جگه پر رشوت یا اپنے ادارے کے کام میں غداری یا کہیں اور پر حکومت

کے بنائے ہوئے قوانین کی خلاف ورزی کی جائے تو حکومت وقت کو

اطلاع کی جائے ۔

دوسرے ادارے کو پہلے ادارے والوں کے پیچھے لگالیا اس کی ڈیوٹی

صرف اور صرف یه لگائی که وہ پہلے والے ادارے کے لوگوں پر خفیه نظر

رکھے گی تاکه کوئی کسی کو ذاتی دشمنی بغض اور حسد کی وجه سے

غلط رپورٹ بناکر نقصان نه پہنچاے یا کسی کے ساتھ خود رشوت کا

لین دین کر کے اس کی غلطی کو چھپاے یا پھر رشوت یا اپنے پاور سے ڈرا

(c) ketabton.com: The Digital Library

دھمکا کر اُس سے کوئی غلط کام کرائے یعنی دوسرے ادارے والے پہلے ادارے کی غلطی کو پکڑ کر حکومت وقت کو اطلاع کرے گی تاکہ پہلا ادارہ دوسروں کو ٹھیک کرانے والا خود بھی ٹھیک رہے ۔

تیسرے نمبر کا ادراره یعنی خفیه ایجنسی فوج اور عوام دونوں پر مشتمل ہوگا اِسکی ڈیوٹی تھوڑا سخت اور زیادہ ہوگی ایک تو وہ پہلے اور دوسرے ادارے والوں پر بھی نظر رکھے گا اور دوسرا یہ کہ خفیہ ملک دشمن عناصر کو پکڑنا اور ملک سے باہر ممالک میں وطن عزیز کے خلاف منصوبوں سے ملک کو آگاہ رکھنا اور اس کو نیست و نابود کرنا ہوگا ۔ مندرجہ بالا تین اداروں یعنی ایجنسیوں کی قیادت آج کل ملک کا صدر از خود کرتا ہے جس میں صدر صاحب کے ساتھ ایک مختصر ٹیم ہوتی ہے جو صدر صاحب کا ہاتھ بٹاتے ہیں ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

تو اب شکر الحمداللہ ملک اِس رشوت کے لعنت سے پاک صاف ہو گیا

ہے۔

اس دوران پروفیسر اے کے صاحب بھی آچکے تھے تو ایک لمبی گفتگو

کے بعد سرباز اور رومائسہ نے اجازت مانگی بشریٰ خالہ اور اے کے

صاحب نے رات گزارنے کا کہا لیکن سرباز کہاں مانتا تھا اُس کے دل میں

کچھ اور چل رہا تھا ۔

اس نے دل ہی دل میں گاؤں جانے کا ارادہ بھی ترک کیا تھا وہ چاہتا تھا

کہ بقایہ ساری زندگی رومائسہ کے ساتھ ہی گزارے ۔ بہرحال اجازت

لے کر وہاں سے روانہ ہوئے ۔

سرباز رومائسہ کو شہر کے مختلف خوبصورت مقامات کی سیر کراتے

ہوئے دریا پر لے گیا ۔ 0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

0سرباز اور رومائسہ دریا کے کنارے ایک عالیشان ہوٹل جس کا صحن

پانی کے اوپر پُل کی طرح بنا ہوا تھا وہاں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دریا کے

نظارے کے ساتھ ساتھ سوپ بھی پی رہے تھے ۔

رومائسہ نے سرباز سے کہا تم نے تو گاؤں جانا تھا تو کس وقت جاؤگے ۔

رومائسہ نور جی دراصل میں نے آج گاؤں جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور

میں نے موبائل فون پر گھر میں بتایا بھی ہے ۔

جب تک تم یہیں پر ہو اُس وقت تک میں تیرے ساتھ رہنا چاہتا

ہوں ۔

رومائسہ ایک مخصوص ادا کیساتھ مسکرائی اور کہنے لگی کیوں

!کیوں میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سرباز ایک لمبی سانس لیتے ہوئے بولے پتہ نہیں کچھ اپنائیت سی محسوس ہورہی ہے ایسا لگ رہا ہے کہ میں نے پوری زندگی تیرے ساتھ گزاری ہے میں سمجھتا ہوں تیرے بنا مرجاؤں گا پتہ نہیں تیرے جانے کے بعد کیا ہوگا ۔

رومائسہ نے بات بدلنے کے لیے کہا چلو چلو چھوڑو یہ بات تم مجھے اپنے ملک میں موبائل نیٹ ورک کے بارے میں بتاؤ کہ پہلے کیسا تھا اور آپ کیسا ہے ۔

سرباز نے مُنہ بنا کر کہا یار رومائسہ چھوڑو اس باتوں کو پورا ہفتہ پڑا ہے میں تم کو ہر چیز سمجھاؤں گا اب کوئی اور بات کرتے ہیں ۔

رومائسہ نے بچوں کی طرح نہیں نہیں اب بتاؤ نا ۔

سرباز سمجھ گیا کہ بات بننے میں ابھی تک وقت ہے تو کہنے لگے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

رومائسه جی ہمارے ملک میں موبائل کے پانچ نیٹ ورک یعنی کمپنیاں کام کرتی تھیں اور اس میں چار کمپنیاں غیر ملکی تھیں اسی طرح ایک دن کے کروڑوں روپے کماتے تھے لیکن یه پہلے دوسرے ملکوں کو ملتے تھے تب ہمارے پاس سائنس ، سہولیات نہیں تھے اس لیے ہمارا ملک غریب سے غریب تر ہونے لگا کیونکه بقایا جو بھی کاروبار دوسرے ملکوں کے ساتھ ہوتا ہے تو اُس کو اگر ہم کچھ دیتے ہیں تو کچھ لیتے بھی ہیں کچھ جاتا ہے تو کچھ آتا بھی ہے کوئی نه کوئی چیز ہمارے ملک میں آ ہی جاتی ہے لیکن یه پیسه مفت میں دوسرے ملکوں کو ملتا تھا اِس کے بدلے میں ہمیں کچھ بھی نہیں ملتا ایک بھائی دوسرے بھائی کو ایک ہی شہر میں کال ملاتا ہے بات ہوتی ہے اور پیسه دوسرے ملک میں چلا جاتا ہے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

پھر ایک وقت آیا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم عام ہو گئی

سائنس کے کچھ طلباء جس کی تعداد تقریبا 50 تھی جو ابھی ابھی

تعلیم مکمل کر کے فارغ ہوئے تھے نے صدر صاحب سے ملاقات کی

خواہش ظاہر کی صدر صاحب نے مخصوص وقت میں سے دو گھنٹے کا

وقت نکالا اور فارغ التحصیل طلباء کی میٹینگ بلائی۔

میٹنگ ان کے ایک نوجوان پروفیسر محمد احسان محسن جو ملک کے

سائنسدانوں میں بھی شمار کیا جاتا تھا کی سربراہی میں صدر صاحب

سے ہوئی

میٹنگ میں صدر سب کو سمجھایا گیا کہ آج کل ملک میں پانچ

موبائل نیٹ ورک کام کر رہے ہیں تقریباً ہر آدمی کے ساتھ تین یا چار

سیم موجود ہیں جو کہ چل رہے ہیں کل کے سروے کے مطابق ایک

(c) ketabton.com: The Digital Library

موبائل سم پانچ کروڑ لوگ استعمال کر رہے ہیں تو جب یہ پانچ کروڑ

لوگ ایک دن میں ایک روپے کا موبائل سیم استعمال کرے تو یہ پانچ

کروڑ روپے بن گئے اس ایک روپے کے حساب سے ایک مہینے میں ایک ارب

پچاس کروڑ روپے بنتے ہیں اگر دو روپے خرچ کرے تو اس کا ڈبل اور اگر

تین خرچ کرے تو تین گُنا اور اس طرح آگے بڑھتے جاؤ یہ سارا پیسہ ہمیں

تھوڑا سا ٹیکس دے کر کسی دوسرے ملک میں جاتا ہے ۔

اور یہی حال دوسرے نیٹورکوں کا بھی ہے اگر یہ اربوں کھربوں روپے

ملک سے باہر جاتے ہیں تو ملک تو غریب ہوگا ہی یہی پیسہ اگر ملک

کے خزانے میں جائے تو ہمارا ملک بہت دولت مند ہو سکتا ہے۔ حالانکہ

ہم میں وہ صلاحیت موجود ہے کہ یہ سارا کام ہم خود کر سکتے ہیں

(c) ketabton.com: The Digital Library

صرف کچھ چیزیں دوسرے ملکوں سے خریدنے پڑیں گے جو اس کام میں استعمال ہوں گی

پورا منصوبہ سمجھانے کے بعد صدر صاحب نے طلباء کو داد دی اور یقین دلایا کہ جلد اس منصوبے پر غور و فکر کرنے کے عملدرآمد کریں گے اور آپ لوگوں کی خدمات حاصل کریں گے میٹنگ برخاست ہوئی اور حکومت وقت نے سوچنا شروع کردیا ۔

بہت جلد صدر صاحب نےاپنے ملک کے سرمایہ داروں سے رابطے شروع کۓ اور ہت جلد ملک کے چار آدمی اس کام کے لیے تیار ہوگئے ان چاروں نے سرمایہ دینے کا وعدہ کیا تو حکومت نے ان کو کام کرنے کی اجازت دے دی ان چاروں کے ساتھ حکومت نے یہ معاہدہ کیا کہ آپ لوگ یہ کمپنیاں یعنی موبائل نیٹ ورک کی کمپنیاں شروع کرو دس سال تک یہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

کمپنیاں تمہاری ہونگی حکومت کو صرف دس فیصد ٹیکس دو گے دس

سال کے بعد یہ کمپنیاں حکومت کی ملکیت ہو جائے گی اور حکومت

آپ کو پانچ فیصد سرمایہ دے گی اور اس میں پچاس فیصد نوکریاں آپ

لوگوں کی ہوگی کمپنی کے ایم ڈی یعنی سربراہ کی نوکری بھی آپ

لوگوں کی پکی ہو گی ۔ چاروں نے بخوشی قبول کر کے دستخط کرا دیۓ

اسی طرح ان چاروں نے اپنے اپنے ناموں سے کمپنیوں کے نام رکھ کر کام

شروع کیۓ قریب ایک سال کے اندر اندر یہ چار کمپنیاں پورے ملک

میں کام کر رہی تھی غیر ملکی جتنی بھی کمپنیاں تھی اُن سب کا

بائیکاٹ کر کے بند کر دیا ۔

رومائسہ نے کہا مطلب آج کل یہی چار کمپنیاں اِس مُلک میں کام کر

رہی ہے ۔؟

(c) ketabton.com: The Digital Library

سرباز نے کہا نہیں یہ آج سے تیس سال پہلے کی بات ہے آج کل تو

سائنسدانوں نے ایک اور سسٹم متعارف کروایا وہ یہ کہ جیسا ٹی وی

یا ریڈیو پورے دنیا میں اربوں کھربوں کے حساب سے چلتے رہتے ہیں اور

اس کے نیٹورک پر کوئی بوجھ نہیں آتا نہ اس کی تصویر میں فرق آتا ھئے

اور نہ ہی اس کی آواز میں کوئی فرق آتا ہے ۔

تواسی طرح کا موبائل کا ایک ہی نیٹ ورک بنایا اور وہ اتنا طاقتور بنایا

کہ اگر ایک ہی وقت میں پانچ ارب انسان اس پر شروع رہے تو بھی

اس پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا اور نہ ہی اِسے کھمبوں کی ضرورت پڑتی ہے

اور نہ ہی کسی خاص جگہ کی ضرورت پڑتی ہے ۔

تو اس نیٹ ورک کو ملک میں چلانا شروع کیا جب حکومت نے یہ

کمپنی شروع کی تو بقایا چار کمپنیوں کو ختم کیا اب یہ ایک سرکاری

(c) ketabton.com: The Digital Library

ادارہ بن گیا ہۓ اور یہ سرکاری ہے اِس سے یہ فائدہ ہوا کہ یہ ملک میں

ہر جگہ ریڈیو یا ٹی وی کی طرح کام کرتا ہے یعنی ملک کے ہر کونے

میں ایک ہی نیٹورک سے بات ہوتی ہے اور خرچہ بھی کم ہوتا ہے ۔

اور آج کل ہمارا یہ نیٹورک دنیا کے دو اور ممالک میں بھی کاروبار کرتا

ہۓ اور وہاں سے بھی پیسہ ہمیں مل رہا ہے ۔

ایک بات اور وہ یہ کہ شام 7 بجے سے رات 10بجے تک کوئی موبائل کام

نہیں کرتا فقط ایمرجنسی ایک منٹ کال ہوسکتی ہئے اور نہ ہی

انٹرنیٹ کام کرتا ہے سواے اکاؤنٹ کے وہ اس لئے کہ یہ تین گنھٹے لوگ

اپنے بیوی بچوں رشتہ داروں کو دے دیں تاکہ محبت قائم رہے.

سورج پہاڑکے سر پر کھڑا تھا مغرب قریب ہونے کو تھی کہ رومائسہ

اور سریاز

(c) ketabton.com: The Digital Library

وہاں سے چل کر اپنے ہوٹل کی طرف روانہ ہوئے ۔

0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

[0]مختلف مارکیٹوں کی سیر کراتے ہوئے سیدھا ہوٹل پہنچے بہت دیر ہو چکی تھی تو شام کا کھانا اکٹھے کھاتے ہوئے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے ۔

کمرے کا دروازہ بند کر کے بستر پر لیٹتے ہوئے رومائسہ نے امی جان کو موبائل فون سے کال ملایا ۔

ہیلو رومائسہ بیٹی کیسا رہا تیرا آج کا دن کوئی مِلا رہنمائی کیلئے یا نہیں

جی امی جان دِن تو بڑا زبردست گزرا اور رہنمائی کے لئے تو ایسا بندہ ملا ہے که دل کرتا ہے ساری عمر میری رہنمائی کرے ۔

کیوں بیٹا خیر تو ہے خیال کرو پرایا ملک ہے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

نہیں ماں جی پرایا کدھر ہے سرباز سے ملکر تو مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسا کہ میں نے پوری زندگی یہیں پر گزاری ہو ۔

سرباز کون ہے رومائسہ کی بچی ۔

امی جان سرباز بڑا اچھا لڑکا ہے بہت ہی نیک اور شریف ہے اور بہت خوبصورت بھی ہے ۔

دیکھو رومائسہ بیٹی تیرے ارادے مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے تم اپنی کتاب کی تحقیق کیلئے گئے ہو یا اپنے لیے بندہ ڈھونڈھنے ۔

امی جان ! سرباز بڑا اچھا لڑکا ہے ابھی ابھی تعلیم مکمل کی ہے اور مستقبل میں وکالت کرنا چاہتا ہے کیونکہ وکالت کی ڈگری بھی لیئ ہوئے ہیں اُس کی آنکھوں میں مجھے میرے لئے جتنی محبت نظر آتا ہے شاید کہ کہیں اور ہو ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

دیکھو رومائسه جیسا بھی ہو تم یه سب کچھ چھوڑو اپنے کام پر

دیہان دو سرباز اور تم ایک دوسرے سے بہت دور ہو پورے ملک کا

فرق ہے یه نہیں بن سکتا ۔

اماں جان !کہاں کی دوری آج کل ساری دنیا ایک گاؤں کی مانند ہے اور

دوسرا یه که میں پہلی لڑکی تھوڑا ہی ہوں جو ملک سے باہر کسی سے

شادی کرے گی ہزاروں لڑکیاں پہلے سے دوسرے ملکوں میں شادی

کرچکی ہیں ۔

اچھا ! تو رومائسۂ کی اولاد ! تو منصوبه پہلے سے تیار ہو چکا !ھن !

میں سمجھی میرے سے مشورہ لے رہی ہو ۔ دیکھو امی جان تم ایک

دفعه سرباز سے مل تو لو پھر آپ کو پته چل جائے گا اور امی جی زندگی کا

(c) ketabton.com: The Digital Library

اچھا ہمسفر قسمت سے ملتا ہے اور وہ مجھے ملا ہے اور میری طرف

سے ہاں ہے ابُو کو تم نے خود راضی کرنا ہے ۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے تیرے ابو سے بات کروں گی پھر تم کو دوبارہ فون

کرتی ہوں ۔

اوکے امی جان خدا حافظ

ادھر سرباز کی بھی یہ حالت تھی کہ رات بستر پر کروٹ بدل بدل کر

گُزاری نیند کدھر آرہی تھی پوری رات رومآئسہ کی خیالوں میں گزری

صبح کے انتظار میں تو کبھی کبھار ہوٹل کے برآمدے میں چھل قدمی

صبح کے ٹھیک نو بجے رومائسہ نے بھی کر جاتے بہرحال صبح ہوگئ ۔

سرباز کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر اندرآگئی سرباز نے بیٹھنے کو کہا اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

وہ دونوں بیٹھ گئے سرباز بھی اندر ہی اندر کچھ توانائی محسوس کر

رہے تھے۔

رومائسه نے کہا سرباز تم مجھے کچھ کہنے والے تھے ۔

سرباز نے کہا نہیں تو ۔

نہیں سرباز بولو جلدی بولو تم کچھ کہنے والے تھے جلدی جلدی بتاؤ نا

سرباز نے کہا نہیں رومائسه میں کچھ بھی کہنے والا نہیں ہوں تم

پوچھو کیا پوچھنا ہے پھر میں جواب دیتا ہوں ۔

رومائسه نے کہا رات کو میں نے امی جان سے موبائل فون پر بات کی ۔

سرباز نے کہا تو ۔

تو میں نے تمہارے بارے میں سب کچھ بتایا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

مثلاً کیا بتایا اپنی امی کو میرے بارے میں رومائسہ نور صاحبہ ۔

میں نے بتایا کہ بہت اچھا ہے بہت شریف ہے بہت خوبصورت ہے

جوان ہے مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھے بھی پسند ہے ۔

سرباز یہ سب کچھ سن کر خوشی سے چکرا گیا وہ نہیں سمجھ پا رہا

تھا کہ اب کیا کریں کیونکہ رومائسہ کے مُنہ سے ایسا سننا کسی

معجزے سے کم نہیں تھا اُس کو دنیا کی سب سے بڑی خوشی مل گئی

اُس کی زبان بند ہوگیا اور خوشی سے آنکھیں پرنم ہوئے ۔

کچھ لمحوں کی خاموشی کی بعد رومائسۂ بولی کیا ہوا کچھ بولو تو

سہی ۔

سرباز پھر کیا ہوا امی نے کیا کہا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

رومائسہ کہنے لگی تو ابھی ابھی ابو کا فون آیا وہ کہہ رہے تھے کہ وہ 16

تاریخ کو یہاں آرہے ہیں تم سے اور تمہارے گھر والوں سے ملنے ۔

سریاز کہنے لگے تو اِسکا مطلب یہ ہوا کہ اب ہمیں بھی ہمارے گاؤں

جانا چاہیئے تم کو بھی میرے گھر والوں سے ملنا چاہیے تم اپنے امی ابو کو

ہمارے گاؤں کا پتہ بتا دو تاکہ اُنہیں تکلیف نہ ہو ۔

سریازاور رومائسہ جب بھی ایک دوسرے کو دیکھتے مسکراتے رہتے تھے

0

0

(c) ketabton.com: The Digital Library

[0]بارہ بجے کی ٹرین میں سرباز اور رومائسہ گاؤں کی طرف رواں دواں تھے کیونکہ پورے ملک میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کےلیے ٹرینوں کا نظام ہی سب سے بہترین تھا ہر چھوٹے بڑے شہروں اور دیہاتوں میں ریل گاڑی کی چار چار پٹڑیاں بچھی ہوئی تھیں کھلے اور وسیع زمینوں کا سلسلہ شروع ہوا خوبصورت لہلہاتے کھیت گندم اور چنے ہوا کی ہلکی موسیقی کیساتھ محوِرقص تھی ہلکے ہلکے بادل آسمان پر چھائے ہوئے تھے سبز درختوں کے اوپر پرندوں کی اُٹھک بیٹھک لڑکپن کی یاد دلارہی تھی -

سرباز پتہ نہیں کن خیالوں میں گم تھا کہ رومائسہ نے کہنی مار کر سوال پوچھا یار سرباز ویسے تم نے وکالت کی ڈگری تو لی ہوئی ہے ذرا یہاں قانون کے بارے میں بھی سمجھائیں نا -

(c) ketabton.com: The Digital Library

سرباز نے مسکرا کر کہا تو سن لے ۔

رومائسہ صاحبہ آج سے تیس سال پہلے یہاں کا قانون اندھا قانون تھا پورا نظام درہم برہم ہوچکا تھا کوئی پرسانِ حال نہیں تھا عدلیہ اپنا کام تو کرتی تھی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوتا تھا جو ہاتھ چڑھ جاتا اُس کی خیر نہیں ہوتی تھی اور جو کوئی پیسے والا ہوتا وہ آزاد پھرتا رہتا سینکڑوں لوگوں کے قاتل بھی اس ملک میں آزاد پھرتے رہتے تھے چوری ڈکیتیاں حسب معمول تھی قتل و قتال اور دشمنیاں کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں اغوا برائے تاوان کی واردات بھی جگہ جگہ رونما ہوتی رہتی تھیں سالوں سال ایک ایک مقدمہ چلتا رہتا لوگ اپنے کاموں کو چھوڑکر دوسرے کے کاموں میں دخل اندازی کرتے رہتے کوئی بھی اپنا ڈیوٹی نہیں کرتا تھا انصاف کے نام سے لوگ ناواقف ہو چکے تھے

(c) ketabton.com: The Digital Library

عدالتیں بھی کبھی کبھار غلط فیصلے سناتی تھیں حتیٰ کہ پورا نظام

غلط تھا اور غلط راستے پر چل رہا تھا ۔

صدر صاحب کی کافی وقت سے اس چیز پر نظر تھی اپنے ذہن میں

قسماقسم منصوبے بناتا اور گراتا رہتا وقت کے ساتھ ساتھ آخرکار ایک

دن ایک منصوبہ ذہن میں بیٹھ بھی گیا مگر اس منصوبے پر عملدرآمد

کرنے کے لئے کچھ خاص لوگوں کی ضرورت تھی اور خاص کر وہ لوگ

جو اس منصوبے میں دیوار بن سکتے تھے تو اس کے لیۓ سب سے پہلے

فرداً فرداً چُھپ چھپا کر اپنی پارٹی کے ممبران کو اعتماد میں لے لیا اور

بات بھی صیغہ راز میں رکھی بعد میں مختلف پارٹیوں کو بھی چُپ

چھپا کر اعتماد میں لے لیا پھر مخصوص اداروں کے سربراہان کو بھی

اعتماد میں لے لیا تاکہ بات کا بتنگڑ نہ بنے جب یہ کام مکمل ہوا تو

(c) ketabton.com: The Digital Library

قومی اسمبلی کا اجلاس بلایا گیا روایتی کاروائی کے بعد صدر صاحب نے مختصر تقریر کی ۔

جناب صدر پارلیمان ممبران قومی اسمبلی اور معزز مہمانان گرامی۔

اسلام علیکم ۔

ہمارا ملک ایک مسلمان ملک ہیۓ ہمارا مذہب اسلام ہے اور ہم نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ راستہ مسلمانوں کا نہیں ہے بلکہ غیر مسلموں کا ہیۓ جب تک ہم غیر کے راستے پر چلیں گے اپنے منزلِ مقصود تک نہیں پہنچیں گے کیونکہ ہماری منزل اور ہے اور غیر منزل اور ۔

اُن لوگوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے یہ راستہ ان کے لیے ٹھیک ہے کیونکہ وہ اپنی منزل مقصود کے لیے رواں دواں ہیں جب تک ہم اُن کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

راستے پر چلیں گے تو ہم بھی اُن کے منزل پر پہنچ جائیں گے کیونکه ہم

نے راسته جو اُن کا اختیار کیا ہے ۔ لیکن جب ہم اپنے راستے پر چلیں

گے تو ہم بھی اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائنگے ۔

میں مثال کے طور پر ایک بات کہنا چاہتا ہوں جب کسی ملک کا کوئی

کارخانه کوئی چیز تیار کر لیتا ہے مثلاً گاڑی تیار کرتا ہے اور وہ کسی

دوسرے ملک کو بھیجتا ہے تو اس کے ساتھ ایک کتاب بھی بھیج دیتا

ہے جس میں گاڑی کے بارے میں مکمل معلومات لکھی ہوتی ہے که یه

ان کے ٹائر ہے یه ان کا انجن ہے یه اس کا ڈیزل اور پٹرول ڈالنے کی جگه

ہے ادھر پانی ڈالا جاتا ہے یہاں بریک آئل ڈالا جاتا ہے فلانے جگه پر

موبائل آئل ڈالا جاتا ہے اور فلاں خانه تیزاب کیلۓ بنا ہۓ دائیں پاؤں کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

نیچے ایکسلیٹر لگا ہوا ہے بائیں کو کلچ پیڈل بنا ہوا ہے اور دونوں پاؤں کے درمیان بریک ہے وغیرہ وغیرہ ۔

اگر یہ سب کچھ کتاب کے بتائے ہوئے طریقے پر استعمال کروگے تو یہ گاڑی چلے گی ورنہ نہیں چلے گی یعنی کہ آپ ڈیزل والے خانے میں تیزاب ڈالوگے تیزاب والے میں موبل آئل ڈالو گے موبل آئل والے میں پانی ڈالوگے بریک کی جگہ ایکسلیٹر دباؤگے ایکسلیٹر کی جگہ کلچ دباوگے اور کلچ کی جگہ بریک دباوگے تو کیا یہ گاڑی چلی گی کبھی نہیں چلے گی کیونکہ کتاب کے طریقے کے مطابق نہیں ہے ۔

اسی طرح اللہ رب العزت نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم کے ذریعے ہمارے ساتھ کتاب بھیجی ہوئی ہۓ اس کتاب کا نام ہے قرآن پاک ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

قرآن پاک میں ہماری زندگی کی گاڑی چلانے کے لیے مکمل اور پورا طریقه موجود ہے جب تک ہم اس کتاب کے بتاۓ ہوے طریقے پر چلیں گے نہیں تو کامیاب نہیں ہوسکتے اور نه ہی ہماری زندگی کی گاڑی چل سکتی ہے ۔

دیکھو میرے دوستو سزا دینے کا مطلب کیا ہوتا ہے ۔

کسی جج کی کسی پولیس کی کسی کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی ہوتی ہے نہیں ہرگز نہیں ۔

سزا دینے کا مطلب یه ہوتا ہۓ که مجرم کے ساتھ ساتھ بقایا عوام کو بھی پته چلے که جرم کرنے کی سزا بھی ہوتی ہے یعنی عوام کسی کے سزا دیکھنے سے کوئی سبق سیکھتا ہے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

غیر کے قانون یعنی اب جس قانون کے مطابق ہم چل رہے ہیں اسکا

طریقه کار کیا ہۓ میں ایک مثال سے بتانا چاہتا ہوں ۔

ایک آدمی کسی کو قتل کردیتا ہۓ تو قاتل اور مقتول دونوں کی طرف

سے وکیل پکڑے جاتے ہیں دونوں اپنے اپنے وکیلوں کو پیسے دیتے ہیں وکیل

اُن کی طرف سے لڑتے ہیں مؤکل چاہے گنہگار ہو یا نه ہو وکیل نے اس کی

طرف داری کرنی ہوتی ہے اُس کیلۓ تو یه ایک کھیل ہوتا ہے جو وہ

جیتنا چاہتا ہے وکیل کو جتنا زیادہ پیسه دیا جاتا ہے وکیل اُتنا ہی آگے

زور لگاتا ہے وکیل طرح طرح کے طریقے اپناتا ہے اب ایک گنہگار کا وکیل

گنہگار کو جتوا دیتا ہے اور وہ مونچھوں کو تاؤ دے رہا ھوتا ہۓ ۔

اب آپ بتائیں عوام نے اس سے کیا سبق سیکھا یہی که دولت ساتھ ہو

تو کوئی گناہ کرنے سے آدمی گناہ گار نہیں بنتا اسی لئے ہمارے ملک میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

وارداتوں کی کوئی کمی نہیں ہوتی اور ہوگی بھی نہیں جب تک ہم اس موجودہ قانون کے مطابق چل رہے ہیں ۔

جناب صدر پارلمان ! دنیا کہاں سے کہاں تک پہنچ گئ اور ہم وہیں کے وہیں کھڑے ہیں ہمارا بھی حق ہے کہ دنیا کے ساتھ ساتھ چل سکیں پورے ملک کا ایک ہی مطالبہ ہے کہ ملک میں اسلامی اور شریعت کے مطابق قانون لاگو کیا جائے ملک کی عدالتوں میں لارڈ میکالے کے بنائے ہوے قانون کی کتاب پھاڑ دی جائے اور قرآن پاک سے بنائے ہوے قانون کی کتاب اس کی جگہ رکھ دی جائے اور ہم سب کی بھی یہی خواہش ہے کیونکہ ہم سب مسلمان ہیں اور ویسے بھی ہمارا اپنا قانون ہے تو کسی غیر کے قانون کے مطابق کیوں اپنی زندگی گزاریں (ہم کسی سے کم نہیں) ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

تو آج میں اعلان کرتا ہوں کہ آج کے بعد اپنے پیارے ملک میں اسلامی اور شرعی قانون لاگو ہوگا ۔

اور اِسی کے ساتھ پورا ہال نعرہ تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھا ہال میں بیٹھے چار پانچ سو لوگوں نے باآواز بلند حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا شروع کیا جو ایوان کے دیواروں سے ٹکراتا رہا کوئی کوئی تو خوشی سے بے ہوش بھی ہوگۓ ۔

پورے ملک میں خوشی کا ایک سماں تھا مٹھائیاں تقسیم ہو رہی تھیں ہر کسی کی زبان پر صدر صاحب اور موجودہ کابینہ کے لیے دعائیں ہی دعائیں تھیں ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بس پھر کچھ دنوں میں اس کے لیے پارلیمان میں قانون سازی ہوگئ اور باقاعدہ اسلامی نظام شروع ہوگیا اس کے بعد پورے ملک میں نظام ٹھیک ٹھاک ہو گیا کیونکہ تمام فیصلے قرآن کے مطابق ہونے لگے ۔

اس کے بعد بہت سے اچھے کام ہوگئے جس میں ایک کام یہ تھا کہ اپنے ملک میں بہت سے نوجوان لڑکے اورلڑکیاں شادی کے ارمان کو لے کر بوڑھے ہوجاتے تھے وجہ یہ ہوتا کہ وہ غریب ہوتے شادی ایک مہنگا رواج بن چکا تھا حالانکہ یہ رواج تو نہیں ہے بلکہ سنت نبوی کا عمل ہے اور لوگوں نے اس کی رسومات کو اتنا مہنگا بنایا تھا کہ کسی غریب آدمی کی پہنچ سے بہت دور تھا کسی علاقے میں لڑکے والے کا خرچہ لاکھوں کو پہنچتا سونا کمرہ گھر کپڑے وغیرہ مانگ کر تو کسی علاقے میں لڑکی والے کا خرچہ لاکھوں کے حساب سے ہوتا جہیز وغیرہ مانگ

(c) ketabton.com: The Digital Library

کر اور کسی علاقے میں تو لڑکیاں بھیڑ بکریوں کیطرح فروخت ہوتی

رہتیں تو حکومت نے اِس کیلئے بہت زبردست ترتیب بنا کر پورے ملک

پر لاگو کیا تو آج شکر الحمدللہ شادی ملک میں اسلام کے مطابق

سب سے سستا عمل ہوچکا ہے ۔

رومائسہ نے ترتیب کے بارے میں پوچھا تو سرباز کہنے لگےکہ بیٹا اور

بیٹی اللہ کی نعمت ، رحمت ہۓ اوراسلام میں کوئی اونچ نیچ بھی نہیں

تو حکومت نے حکم جاری کیا کہ ایک شادی پر ٹوٹل تین لاکھ روپے کا

خرچہ کیا جائے گا جو لڑکے اور لڑکی والوں کو مشترکہ ادا کرنا ہوگا ۔

حکومت نے شہر شہر گاؤں گاؤں گلی گلی اور محلوں میں شادی ہال

بنائے اِس کا اپنا ایک ادارہ بنایا اور شادی ہالوں میں موجود عملے کو

سرکاری رکھا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

تو جب لڑکے اور لڑکی والے آپس میں راضی ہو جاتے ہیں تو دونوں فریقین اِسی شادی ہالوں میں اندراج کرنے آجاتے ہیں وہاں منگنی بھی ہو جاتی ہۓ اور وہاں اسے دونوں کو چھ مہینوں کا وقت دیا جاتا ہے کیونکہ حکومت اس دوران ان کے لئے گھر بناتی ہے پھر شادی کے ایک مہینه پہلے تین لاکھ روپے جمع کرنا ہوتا ہے جس میں ڈیڑھ لاکھ لڑکی والے اور ڈیڑھ لاکھ لڑکے والے ادا کرتے ہیں اس تین لاکھ میں حکومت ان کے لیے ایک توله سونا جو دلہن کی مرضی کے مطابق بنایا جاتا ہے جہیز کا سامان بھی اِنہی پیسوں سے حکومت اُنکے مرضی کے مطابق اور کپڑے بھی دلہن کی مرضی کے مطابق حکومت اُس کو مہیا کرے گی ۔

پھر مقره وقت پر شادی کے دن دونوں فریقین اور ان کے مہمان شادی ہال میں آ جاتے ہیں وہاں پر دو ٹائم کا کھانا اور تمام تر رسومات ہو

(c) ketabton.com: The Digital Library

جاتے ہیں یعنی تین لاکھ میں شادی ہو جاتی ہے جبکہ نیا گھر حکومت

کی طرف سے ویسے بھی ہر کسی کو ملتا ہے ۔

رومائسه نے حسرت بھری نظروں سے سرباز کو دیکھ کر پوچھا که اور

کون کونسے سے کام ہوئے ۔

سرباز نے کہا اور یه کیا که حکومت نے ملک کی تمام مساجد سرکاری

بنا دیں یعنی مسجد میں موجود بجلی اور پانی کو مفت کردیا جبکه

امام مسجد اور خادم مسجدکو بھی سرکاری کر دیا اب باقائده امام

مسجد اور خادم ، مؤذن کو بھرتی کیا جاتا ہے اور ان کو حکومت کی

طرف سے تنخواہ اور پنشن بھی ملتی ہے اور امام صاحب کو گریڈ 14 کا

سکیل بھی دیا جاتا ہۓ ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بہرحال ہمارے ملک میں لارڈ میکالے کے قانون کی جگہ شریعت کا قانون

چلتا ہے ۔

0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

[0]ٹرین کسی سٹیشن پر کھڑی تھی غالباً آدھے گھنٹے کا آرام تھا سرباز اور رومائسه اپنے ساتھ لائے ہوئے کھانے میں مصروف تھے که ٹرین نے جانے کی ہارن لگائی دونوں جلدی جلدی اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے ٹرین پر چڑھ گئے اور ایک دفعه پھر ٹرین 300 کی اسپیڈ سے چلنے لگی رومائسه باہر کا نظارہ دیکھنے میں مصروف تھی که سرباز نے کہا ویسے تمہارا کیا اراده ہے تعلیم مکمل کرنے کے بعد کیا کروگی ۔

یار سرباز میرا اراده تو بینک میں کام کرنے کا ہے لیکن کبھی کبھار سوچتی ہوں که کسی پارٹی میں شمولیت اختیار کر کے سیاست میں قوم اور ملک کی خدمت کروں ویسے سیاست سے یاد آیا تو یہاں سیاست کا کیا طریقه کار ہے ؟

(c) ketabton.com: The Digital Library

سرباز نے مسکراتے ہوے کہا یہ ایک علیحدہ اور اہم موضوع ہۓ تو سُنو ۔

پہلے تو ہمارےملک میں بھی یہی پارٹی کا سسٹم ہوتا تھا جو دوسرے ملکوں میں ہوتا ہے لیکن یہ چیز ادھر ناکام تھی ۔

ایک عجیب غوغا تھا انتخابات کے دنوں میں جو بھی مالدار دولت مند هوتا تهاانتخابات لڑنے میدان میں آجاتا تھا . جسکوبات کرنے کا طریقه بھی نہیں آتا تھا وہ بھی انتخابات لڑتا .غریب جتنا بھی سیاسی ذهنیت کا مالک هو وہ انتخابات میں حصه نہیں لے سکتا تھا کیونکه یهاں تو انتخابی مهم چلانے پر اربوں کھربوں روپے لگتے تھے.

دوسری طرف انتخابات میں دھاندلی بھی هوا کرتھی تھی . صاف شفاف انتخابات اس ملک میں کبھی هوئے هی نهیں تھے.

(c) ketabton.com: The Digital Library

اسکے علاوہ جو بھی ایک بار کرسی پر بیٹھ جاتا تھا وہ وھاں سے سارے

گُر سیکھ کر پھر ساری زندگی کرسی چھوڑنے کا نام نہیں لیتا تھا .اس کے

مرنے کے بعد اسکا بیٹا پھر پوتا بھی اُسی کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آتا تھا.

اس طریقه کار میں اربوں کھربوں کا نقصان بھی ملک کا ھوجاتا اور

کوئی فائده بھی نظر نہیں آتا تھا.

اس کیلئے صدر صاحب نے ملک کے مختلف یونیورسٹیوں کے وائس

چانسلروں سے خفیه ملاقاتیں شروع کیں انھوں نے بہت سوچ سمجھ

سے طریقه کار بناکر صدرصاحب کے حوالے کیا یه کام بہت مشکل تھا

لیکن صدر صاحب کی خوش سلوکی اور ایمانداری کیوجه سے سارے

راستے کھل گئے.

(c) ketabton.com: The Digital Library

ٹھیک اُسی اسلامی قانون والے طریقے کو اپناکر کامیاب ہوئے .اپنے اور

پرائے سارے سیاستدان اور عہدیداران راضی ہوگئے حالانکه یه بہت بڑا

کام تھا پورے آئین کو بدلنا تھا بہت سے سیاستدانوں کی دکانیں بند

ہونے والی تھیں. لیکن اچانک ایک دن قومی اسمبلی کو بلایا گیا جس

میں تمام ممبران کی حاضری کو یقینی بنایا ۔

مقررہ وقت پر جب اجلاس شروع ہوا روایتی کاروائی کے بعد سب

سےپہلے ایک ممبر نے تقریر کی جس میں ممبر صاحب نے حاضرین کا

ذہن بنایا اُس کے بعد صدر صاحب کو دعوت دے دی گئ صدر صاحب

نے اپنی تقریر کچھ یوں شروع کی ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جناب صدر پارلمان میرے معزز اور جان نثار ساتھیو ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

السلام علیکم ۔

جیساکه آپ سب لوگوں کو معلوم ہے که ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہے بہت سے ترقی یافته کام ہو چکے ہیں تقریباً ادارے ٹھیک ہو چکے ہیں امن ، امان بھی اب قائم ہۓ نظام زبردست بن گیا ہۓ ۔

اِس سب کاموں میں آپ سب نے میرا ساتھ دیا یه آپ لوگوں کی انتھک محنت اور اچھی نیت کا نتیجه ہے پہلے جتنے بھی حکمران گزرے ہیں ان سب نے فقط ٹائم پاس کیا ہے کسی نے بھی ملک کو ترقی دینے پر کوئی غور و فکر نہیں کی ہے ۔

لیکن ہمارا مقصد ،عزم صرف اور صرف ملک کے نظام کو اچھے سے اچھا اور بہترین بنانے کا ہۓ بہت سے کام ہو چکے ہیں مگر بہت سے ابھی باقی بھی ہیں جسے ہم لوگوں نے مل کر کرنا ہے اگر ہم لوگوں نے آج

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس ملک کے لیے کچھ نہیں کیا تو مجھے شک نہیں پڑتا کہ کہ کل کو

دوسرا کوئی آکر کرے ملک کو بہترین بنانے کے لئے ہم سب کو قربانی

دینی ہوگی تو اس قربانی کیلئے کون کون تیار ہۓ -

ہال میں بیٹھے تمام ممبران نے ہاتھ کھڑے کئے -

صدر صاحب نے خوش ہو کر تالیاں بجائیں تو پورے ہال میں تالیوں

کی گونج اٹھی -

اچھا تو اب وہ لوگ ہاتھ کھڑا کریں جو اس ملک کی خاطر اپنی جان اور

اپنے اس کرسی کو بھی قربان کرنے کے لیے تیار ہو -

تمام ممبران اسمبلی نے ہاتھ کھڑے کۓ -

ایک دفعہ پھر ہال تالیوں کے شور سے گونج اٹھا -

(c) ketabton.com: The Digital Library

اچھا تو آج میں جو تجویز لایا ہوں اس میں ہم سب اپنے ملک کے اچھے مستقبل کی خاطر قربانی دیں گےاور میری اس بتائےہوئے تجویز کو عملی جامه پہنائیں گے ۔

! میرے ملک کےجانثار ساتھیو

ہمارے ملک میں ایک جمہوری نظام ہےاور جمہوری نظام کو ہم برقراررکھنا چاہتے ہیں مگر ہم جس جمہوری نظام کے تحت چل رہے ہیں اس کی بنیاد غلط ہے اور جب تک بنیاد ٹھیک نہیں ہوتی اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔

کچھ مخصوص لوگ ملک کی سیاست پر قابض ہیں وہی لوگ پشت در پشت آگے آرہے ہیں جو ایک غلط طریقه ہے کیونکه سیاست کسی کی وراثت نہیں بلکه اس پر ہر کسی کا حق ہے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

دراصل ہمارے ملک میں پارٹیاں ہیں اور جہاں پارٹی بازیاں شروع ہو جائے وہاں اتفاق ختم ہو جاتا ہے محبت ختم ہو جاتی ہے اتحاد کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مثلاً ملک میں تین چار پارٹیاں ہوں تو ملک کے سارے لوگ اسی پارٹیوں میں بٹے ہوئے ہوتے ہیں کوئی کس پارٹی میں تو کوئی کس پارٹی میں تو لازمی بات ہے کہ ہر کوئی اپنے پارٹی کی اچھائیاں دکھائے اور سنائے گا جبکہ اپنی پارٹی کو اعلیٰ دکھانے کے لئے دوسرے پارٹیوں کی برائیوں کو ڈھونڈتا پھرے گا ۔

تو ایسے میں کیسے اتفاق اور اتحاد آئے گا نہیں آئے گا ہرگز نہیں آئے گا ۔

اِس کے حل کے لیے میں ایک تجویز لایا ہوں امید ہۓ آپ لوگ میرے ساتھ اتفاق کرو گے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

تجویز یہ ہۓ کہ ملک میں کوئی پارٹی نہیں ہوگی ہر کوئی آزاد انتخابات

لڑے گا ۔

جو بندہ قومی ، صوبائی اسمبلی کیلۓ آۓ گا اُس کے لیے شرائط ہوں گے ۔

سب سے پہلے وہ تعلیم یافتہ ہوگا اُس نے پی ایچ ڈی کی ہوگی اس کے

ساتھ سیاست کی ڈگری بھی ہوگی جس کا تین سالہ کورس ہوتا ہے

دوسری یہ کہ اُسکا عمر 45 سال سے زیادہ نہیں ہوگا یعنی عمر کا آخری

حد 45سال ہوگا اور 60 سال کے بعد کوئی آدمی میدان میں نہیں آسکے

گا جو بھی کاغذات نامزدگی جمع کرے گا تو اُس سے ایک ٹیسٹ لیا جائے

گا اُس ٹیسٹ میں اسلام کے ساتھ ساتھ سیاست اور مختلف مضامین

کے سوالات ہوں گے جو اس ٹیسٹ میں پاس ہو گا اس کو انتخابات

لڑنے کی اجازت ملے گی جب یہ لوگ قومی یا صوبائی اسمبلیوں میں آئیں

(c) ketabton.com: The Digital Library

گے تو قومی اسمبلی میں صدر جبکہ صوبائی اسمبلیوں میں گورنروں کیلۓ انتخابات ہوں گے صدارت کے لیے نۓ اسمبلی سے کوئی شخص کھڑا نہیں ہوگا بلکہ گزرے ہوے اسمبلی میں جو بھی سابقہ ممبر قومی اسمبلی ہوگا وہ صدارت کے انتخابات لڑیں گے مگر اُسکا بھی ایک ٹیسٹ لیا جائیگا جو اُس ٹیسٹ میں پہلے دوسرے تیسرے چوتھے اور پانچویں نمبر پر آئنگے وہی پانچ لوگ صدارت اور گورنری کا امیدوار بننیگے جبکہ نۓ آنے والے اسمبلی ممبران اُسکو ووٹ دیں گے ۔

اسی طرح صوبائی اسمبلی کا بھی ہوگا یعنی سابقہ صوبائی اسمبلی ممبران میں سے کوئی گورنر کی امیدوار کیلئے کھڑا ہوگا جبکہ نۓ آنے والے صوبائی ممبران اس کو ووٹ دیں گے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اسی طرح سینٹ کے ممبران کیلئے بھی سابقہ قومی یا صوبائی اسمبلی ممبر آ سکے گا جو بھی آدمی ایک دفعہ قومی یا صوبائی اسمبلی یا سینٹر بنے گا دوبارہ اس کو موقع نہیں ملے گا البتہ صدر اور گورنر کے لۓ پچھلےاسمبلی کا ممبر ہونا لازمی ہوگا ۔

صدرِ پارلیمان !

اس ممبران سے میں سے پچاس ممبران کی ایک کمیٹی بنائی جائیگی جس میں سے ایک ممبرکواس کمیٹی کا صدر بنایا جائیگا یه حزب اختلاف کی ڈیوٹی کرے گی یه کمیٹی صرف اور صرف حکومت کے ناجائز کاموں پر نظر رکھے گی ۔

اس سب کا دورانیه پانچ سال ہوگا وفاقی وزراء جوکه مخصوص ہوتے ہیں اِتنے زیادہ بھی نہیں ہوتے اس کا طریقه کار یه ہوگا که جس ادارے

(c) ketabton.com: The Digital Library

کا بھی وزیر ہو تو اُسی ادارے کے سب سے سینئر کو ترقی دے کر اُسی

ادارے کا وزیر بنایا جائے گاجیسا کہ وزیر دفاع کے لیے فوج کے سربراہ کو

ترقی دیکر وزیر دفاع بنایا جائے وزیر دفاع بننے کے بعد وردی اُتروانا ہوگا

یا جیسا وزیر ریلوے ہے تو اس کیلئے محکمہ ریلوے کے سب سے سینئر

یعنی سربراہ کو ترقی دیکر وزیر ریلوے بنایا جائے وغیرہ وغیرہ ۔

اس کے ساتھ جو بھی ممبر قومی ، صوبائی اسمبلی یا صدرملک آئے گا

اپنا منشور لے کر آئے گا ۔

بعد میں سب کی جانچ پڑتال ہوگی جس نے اپنے منشور کے مطابق کام

نہ کیا ہو اس کو قانون کے مطابق سزا ملے گی ۔

ہر قومی یا صوبائی اسمبلی کا ممبر ہر مہینے اپنے ضلع یا حلقے میں

کھلی کچہری لگائے گی جس میں عوام کو اپنے منشور کے بارے میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

مطمئن کرے گا کہ کام کیسے چل رہا ہۓ اور حکومت ہمیں ترجیح دیتی ہۓ یا نہیں اور آئندہ کوئی مسئلے مسائل تو نہیں جبکہ صدرِملک ہر مہینے ٹی وی پر قوم سے خطاب کریگا ۔

اس کے ساتھ صدر صاحب نے اپنی تقریر ختم کیی اور پورا ہال تالیوں سے گونج اُٹھا ۔

پھر ایک مہینے کے اندر اندر صدر صاحب کے مکمل تجویز کے لیے پارلیمان میں قانون سازی ہوگۓ اور اگلے انتخابات کے لئے اِسی طریقے کو اپنایا ۔

رومائسه جو بڑے غور سے یه سب کچھ سن رہی تھی سرباز سے جو اب ذرا خاموش ہو چکے تھے چونک کر بولی که اب یہاں اسمبلی میں بِل کیسے پاس کیا جاتا ہے اور انتخابات کا کیا طریقه کار ہۓ ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سرباز کہنے لگے کہ جب کوئی ممبر کوئی بِل پیش کرتا ہے تو اُس کے لیے تمام ممبران کو غور،فکر کرنے کیلئےایک مہینے کا ٹائم دیتے ہیں اس دوران سب ممبران اس کے منفی اور مثبت پہلو دیکھ لیتے ہیں جب ایک مہینے کے بعد تمام کی رائے معلوم ہوجاتے ہیں تو اگر مثبت پہلو زیادہ ہوں تو اُس بِل کو پاس کرتے ہیں ورنہ نہیں ۔

اور انتخابات کا طریقہ بڑا اسان ہے ضلع میں صرف ایک ہی بڑا پولنگ اسٹیشن ہوتا ہے جس میں مردوں کا علیحدہ عورتوں کا علیحدہ انتظام ہوتا ہے اور یہ سارا کمپیوٹرائز سسٹم ہوتا ہۓ جو بھی مرد یا عورت ووٹ ڈالتا ہے تو وہ بائیومیٹرک طریقے سے اپنا شناختی کارڈ نمبر لکھ کر انگوٹھا لگاتا ہے اور مطلوبہ انتخابی نشان کو کلک کرتا ہے تو اسکا ووٹ براہ راست ملک کے دارالخلافے میں چلا جاتا ہے اس انتخابات کا دورانیہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

تین مہینے ہوتا ہے تین مہینوں کے بعد جونتیجہ آتا ہے اُس کو ٹی وی پر نشر کیا جاتا ہے اُس کے بعد باقائدہ صدر اور دوسرے عہدیدار منتخب ہو جاتے ہیں ۔

رومائسہ نے کہا بہت خوب ہمارے ملک میں تو ہر جگہ پر پولنگ اسٹیشن ہوتے ہیں جس کی سیکورٹی کیلئے پولیس کم پڑ جاتی ہے تو فوج کو بلایا جاتا ہے لیکن یہ طریقہ مجھےبہت پسند آیا ہئے۔

اتنے میں ٹرین نے رکنے کا ہارن لگایا چند لمحے بعد رومائسہ اور سرباز اپنے گاؤں کے اسٹیشن پر اتر گئے ۔

0

(c) ketabton.com: The Digital Library

0

16 تاریخ کی صبح دس بجے سرباز رومائسہ دونوں کے والدین اور کچھ رشتہ دار گاڑیوں میں بیٹھ کر شادی ہال کیلئے روانہ ہوئے وہاں پر پہلے سے موجود کچھ دوستوں نے استقبال کیا اور باقاعدہ سرباز اور رومائسہ کے منگنی میں شامل ہوئے سرباز کی بہنیں اور کزنیں ڈھولک کیساتھ علاقائی ناچ میں لگی ہوئی تھیں مخصوص مہمانوں کو کرسیوں پر بٹھایا ہوا تھا جبکہ رومائسہ اور سرباز سنٹر میں صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے چائے کے ساتھ مھٹائی کا بھی دور چل رہا تھا سرباز اور رومائسہ کے ہونٹوں پر ہلکی ہلکی مسکان کے ساتھ دونوں کے والدین بھی گپ شپ میں مصروف تھے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

آخر میں باقاعدہ منگنی شروع ہوئی اور دونوں کو رسمِ انگوٹھی کیلئے کھڑا کر دیا گیا سب سے پہلے رومائسہ نے سرباز کو انگھوٹی پہنائی پھر سرباز کو انگوٹھا دے دیا گیا تاکہ رومائسہ کو پہنائے سرباز نے رومائسہ کو ہاتھ سے پکڑا ابھی انگوٹھی پہنانے والا ہی تھا کہ اچانک آنکھ کھل گئی اور میں بیٹھ گیا ۔

زیرو بلب کی مدہم روشنی میں بِلیوں کی لڑائی اور چیخ و پکار نے ہمارے سارے خواب پر پانی پھیر لیا ۔

ایک لمبی سانس کے ساتھ میرے منہ سے بےتہاشا نکلا کہ ہائے میرا خواب کاش میرا یہ خواب حقیقت ہوتا ۔

0

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library